WED.16.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 217
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروز بدھ 16 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 217
03 ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بناکر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یکساں سول کوڈ پر سیاسی ہلچل میں اضافہ

۳ر اتحادیوں نے بی جے پی کی بڑھائی مصیبت

دہلی:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے یکساں سول کوڈ کے نفاذ والے بیان نے بی جے پی کی مصیبتوں میں اضافہ کردیا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک تقریب کے دوران امت شاہ نے اعلان کیا تھا کہ لوک سبھا انتخابات 2029 سے قبل 21 ریاستوں میں یو سی سی نافذ کردیا جائے گا۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی گلیاروں میں بحث و مباحثے کا دور جاری ہے۔ خصوصاً این ڈی اے کے اندر کشمکش و پیچ کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ بی جے پی کی سب سے اہم 3 اتحادی جماعتوں نے اپنا واضح موقف سامنے رکھا ہے۔ جے ڈی یو، ٹی ڈی پی اور لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) نے اس حساس مسئلے پر کافی غور وفکر اور احتیاط کے ساتھ اپنی رائے رکھی ہے۔ اس معاملے پر تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کا کہنا ہے کہ فی الحال اس مسئلے پر بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ جب ضرورت محسوس ہوگی، تب سوچیں گے۔ نفاذ سے قبل مختلف فریقین سے ضرور بات کی جائے گی۔ دوسری طرف جے ڈی یو لیڈر شیام رجک نے کہا ہے کہ یہ بل پارلیمنٹ میں آیا تھا، تو ہمارے لیڈر (نتیش کمار) نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ وہ بل کی حمایت تو کرتے ہیں، لیکن اسے اپنی ریاست میں نافذ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آج بھی اپنی اسی بات پر قائم ہیں۔ جے ڈی یو کے کارگزار صدر سنجے جھا نے بتایا ہے کہ وہ اس مسئلے پر وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کرکے اس مسئلے پر گفتگو کریں گے۔ لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے قومی صدر چراغ پاسوان کا بھی اپنا موقف ہے۔ انہوں نے احتیاط کے ساتھ کہا ہے کہ ان کی پارٹی یکسانیت اور تنوع کی حمایت میں ہے۔ آئین نے الگ الگ معاشرے کی روایات اور رسم و رواج کو منظوری دی ہے۔ درج فہرست قبائل کو آئین کے مختلف شیڈولز اور آرٹیکلز کے تحت رعایت دی گئی ہے، جو اس کا ثبوت ہے۔ چراغ پاسوان نے یہ بھی کہا کہ یو سی سی کی تجویز کو پہلے پبلک ہونا چاہئے، سبھی متعلقہ فریقین کے مفادات پر غور وفکر کیا جانا چاہئے اور تفصیلی بحث ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ہی ان کی پارٹی اپنا موقف صاف کرے گی۔ واضح رہے کہ جے ڈی یو اور ٹی ڈی پی کی ہمیشہ سے ہی آزادانہ رخ اختیار کرنے کی تاریخ رہی ہے۔ 2014 سے دونوں پارٹیاں بی جے پی کے مختلف معاملات پر مختلف نظریہ پیش کرتی رہی ہیں۔ اس دوران وہ کبھی این ڈی اے کا حصہ رہی تو کبھی باہر ہوگئی۔ اتحادی پارٹی ہونے کے باوجود بھی جے ڈی یو کے اراکین پارلیمنٹ نے 2019 میں 370 ہٹائے جانے کے بل کی حمایت نہیں کی تھی اور اراکین پارلیمنٹ باہر چلے گئے تھے۔ وزیر اعظم مودی کی تیسری مدت میں دونوں پارٹیاں بی جے پی کے کافی قریب نظر آرہی ہیں، لیکن اب یکساں سول کوڈ پر مختلف موقف اختیار کیا ہے۔ غور طلب ہے کہ بی جے پی حکومت 4 ریاستوں میں یکساں سول کوڈ قانون لاچکی ہے۔ اتراکھنڈ میں جنوری 2025 سے یو سی سی نافذ ہو چکا ہے، جبکہ گجرات، آسام، مدھیہ پردیش میں یو سی سی کے نفاذ کی تجویز اسمبلی میں پاس ہو چکی ہے۔ صدر جمہوریہ کی منظوری کے بعد ان ریاستوں میں بھی نافذ ہو جائے گا۔ وہیں مہاراشٹر، مغربی بنگال اور چھتیس گڑھ نے یو سی سی قانون تیار کرنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، اور راجستھان میں کابینہ نے ڈرافٹ بل پاس کردیا ہے۔

دہلی کے کئی اسکولوں کو ملی بم سے اڑانے کی دھمکی

دہلی:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): دہلی کے کئی اسکولوں کو ایک بار پھر بم سے اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ اس خبر نے متعلقہ اسکولوں میں افراتفری کا ماحول پیدا کردیا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جارہا ہے کہ اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ای-میل کے ذریعہ موصول ہوئی ہے۔ اس کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دی گئی اور پولیس کی ٹیمیں ان اسکولوں میں پہنچ چکی ہیں جنہیں دھمکی ملی ہے۔ انگریزی نیوز پورٹل 'ہندوستان ٹائمز' پر شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسکولوں کو منگل کی صبح جیسے ہی بم سے اڑانے کی دھمکی ملی، اسکول انتظامیہ نے احتیاطی قدم اٹھاتے ہوئے اسکول احاطہ کو خالی کرادیا۔ بعد ازاں پولیس، بم ڈیپوزل اسکواڈ اور فائر سروس کے اہلکاروں نے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کردی۔ رپورٹ کے مطابق پولیس نے بتایا کہ نئی دہلی ضلع کے اسکولوں سے انہیں صبح تقریباً 10.30 سے 10.45 بجے کے درمیان فون موصول ہوئے۔ دھمکیوں کی اطلاع ای میل کے ذریعے ملنے کے بعد دہلی پولیس کی ٹیمیں، بم ڈیٹیکشن ٹیمیں، بم ڈیپوزل اسکواڈ، ڈاگ اسکواڈ اور دہلی فائر سروس کے اہلکار فوری طور پر اسکولوں میں پہنچ گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ احتیاطی اقدام کے طور پر متعلقہ اسکولوں کے احاطے فوراً خالی کرالیے گئے اور تخریب کاری کے امکانات کے پیش نظر مکمل جانچ کی گئی۔ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ اب تک کی تلاشی کے دوران کوئی مشتبہ چیز نہیں ملی ہے۔ پولیس ای-میلز کا بھی جائزہ لے رہی ہے اور اسے بھیجنے والے کی شناخت کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس درمیان والدین کو بھیجے گئے ایک پیغام میں سردار پٹیل اسکول نے کہا کہ "محترم والدین، اسکول کو سیکورٹی سے متعلق دھمکی موصول ہوئی ہے۔ تمام طلبا کو اسکول کے احاطے سے بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ پولیس کو اطلاع دے دی گئی ہے اور وہ ضروری اقدامات کررہی ہے۔" اس میں مزید کہا گیا کہ "مڈل اسکول کے طلبا اپنے امتحانات مکمل کرچکے تھے، جبکہ سینئر اسکول کے طلبا بھی اپنے امتحانات کا بیشتر حصہ مکمل کرچکے تھے۔ اسکول باقی ماندہ سینئر اسکول کے امتحانات کے سلسلے میں صورتحال کا احتیاط سے جائزہ لینے اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کے لیے کچھ وقت لینا چاہتا ہے۔"

ہندوستان کو روس سے تیل خریدنے پر صد فیصد ٹیرف کا خطرہ لاحق

امریکی ایوان نے بل میں نام شامل کرنے کی تجویز پیش کی

واشنگٹن:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): روس پر عائد ہونے والی نئی پابندیوں سے متعلق امریکہ میں ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ امریکی اراکین پارلیمنٹ نے وقت رہتے 'روس پابندی بل' میں ترامیم پیش کی ہیں۔ ایک ترمیم میں ہندوستان سمیت روس کے بڑے کاروباری شراکت دار ممالک کے نام شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری ترمیم میں بل سے ٹیرف لگانے کی پوری شق کو ختم کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اب یہ معاملہ امریکی پارلیمنٹ کے نچلے ایوان 'ہاؤس آف ریپریزینٹیٹو' میں پہنچ گیا ہے۔ یہ بل، جسے 'لنڈسے گراہم سینکشننگ روس اینڈ ایران ایکٹ' کہا جارہا ہے، گزشتہ مہینے سینیٹ میں کافی اکثریت سے پاس ہو چکا ہے۔ اسے 86-11 ووٹوں سے منظوری ملی تھی۔ اس بل کا مقصد روس کی قیادت اور توانائی کے شعبے پر سخت پابندی عائد کرنا ہے۔ ساتھ ہی ان جہازوں کے بیڑے پر بھی نظر رکھی جائے گی، جو روس کو تیل فروخت کرنے میں مدد کررہے ہیں اور پابندیوں سے بچنے کے طریقے تلاش کررہے ہیں۔ امریکہ کے مطابق روس اپنے خام تیل کے کاروبار سے حاصل ہونے والی رقم کا استعمال یوکرین کے خلاف جنگ میں کررہا ہے۔ اس بل میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو یہ اختیار دینے کی بات کہی گئی ہے کہ وہ روس سے تیل خریدنے والے بڑے ممالک پر 100 فیصد تک ٹیرف لگا سکیں۔ حالانکہ 7 اگست کو سینیٹ سے پاس ہونے والے بل میں کسی ملک کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ صرف اتنا کہا گیا تھا کہ جو 5 ممالک سب سے زیادہ تیل اور گیس خریدتے ہیں، ان پر یہ اصول وضوابط نافذ ہوں گے۔ اب ڈیموکریٹک رکن پارلیمنٹ اسٹینی ہائر نے ایک ترمیم پیش کی ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بل میں چین، ہندوستان، ترکی، آذربائیجان، ہنگری، سلوواک ریپبلک، یو اے ای، سنگاپور، قزاقستان اور کرغیز ریپبلک جیسے ممالک کے نام براہ راست شامل کیے جائیں۔ دوسری جانب ڈیموکریٹک رکن پارلیمنٹ گریگری میکس، جو ڈونالڈ ٹرمپ کو زیادہ ٹیرف اختیار دینے کے خلاف رہے ہیں، انہوں نے پورے سیکشن 113 کو ہٹانے کی تجویز پیش کی ہے، جو صدر کو ثانوی ٹیرف لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ میکس کی اس تجویز کو 3 دیگر اراکین پارلیمنٹ کی حمایت بھی ملی ہے۔

'شرائط پوری ہونے تک امریکہ سے کوئی مذاکرات نہیں': ایران کا دوٹوک جواب

تہران:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): ایران کے سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایران کے ساتھ دوبارہ مذاکرات کے امکان سے متعلق بیان پر دوٹوک ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک تہران کی شرائط پوری نہیں ہوتیں، امریکہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ ایران کے سینیئر سیکورٹی عہدیدار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں ٹرمپ کے مؤقف کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر کے بدلتے بیانات سے کسی کو الجھن میں نہیں پڑنا چاہیے۔ ان کے مطابق ٹرمپ کبھی کہتے ہیں کہ ایران کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے اور پھر مذاکرات کے لیے تیار ہونے کی بات کرتے ہیں۔ رضائی کا یہ بیان ٹرمپ کی اس تازہ پیشکش کے جواب میں آیا ہے جس میں امریکی صدر نے کہا تھا کہ ایران جلدی اور کسی بھی قیمت پر معاہدہ کرنا چاہتا ہے اور امریکہ تہران کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کے لیے تیار ہوسکتا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا تھا کہ کمزور پڑ چکا ایران جلد از جلد معاہدہ کرنا چاہتا ہے، تاہم امریکہ مذاکرات کرے گا یا نہیں، اس کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ واشنگٹن اس امکان کے لیے کھلا ہے۔ ٹرمپ کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے رضائی نے کہا کہ تیل اور سمندری راستوں سے متعلق داؤ اب تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ بعد میں نقصان پر قابو پانے کی کوششیں مستقبل میں پیدا ہونے والی صورت حال کو روک نہیں سکیں گی۔ ایرانی عہدیدار نے اپنے مؤقف کو حتمی قرار دیتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا "جب تک ایران کی شرائط پوری نہیں ہوتیں، تب تک کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ بس یہی آخری بات ہے۔" یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کے ساتھ ساتھ خطے میں سمندری سرگرمیوں اور تیل کی ترسیل سے متعلق خدشات بھی بڑھ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، 18 جون کو امریکہ اور ایران نے خطے میں جاری تنازعات کو ختم کرنے کی کوششوں کے تحت ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے تھے، جس میں لبنان سمیت مختلف محاذوں پر کشیدگی کم کرنے کی بات شامل تھی۔ معاہدے کے تحت دونوں ممالک کو 60 دن کے اندر مذاکرات کے ذریعے حتمی سمجھوتے تک پہنچنا تھا، تاہم یہ مدت 17 اگست کو ختم ہو چکی ہے۔ دوسری جانب ایران کے جنوبی ساحل کے قریب پیر کی رات دو ماہی گیری کی کشتیوں کو ڈرون حملے میں نشانہ بنائے جانے کی اطلاع بھی سامنے آئی ہے۔ ایرانی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی مہر کے مطابق حملہ جنوبی بندرگاہی شہر کارگن کے ساحل اور لارک جزیرے کے قریب ہوا۔ ہرمزگان صوبے کے سیاسی وسیکورٹی امور کے نائب گورنر احمد نفیسی نے بتایا کہ واقعے کے بعد متعدد ماہی گیر لاپتا ہیں اور ان کی تلاش کے لیے سرچ اینڈ ریسکیو آپریشن شروع کردیا گیا ہے۔ اس سے قبل ایرانی پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) کی بحریہ نے دعویٰ کیا تھا کہ آبنائے ہرمز عبور کرنے کی کوشش کرنے والا ایک بڑا تیل بردار جہاز دھماکے کا شکار ہوکر آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ آئی آر جی سی کی سرکاری نیوز سروس سپاہ نیوز کے مطابق ایل گایا نامی سپر آئل ٹینکر آبی گزرگاہ کے جنوبی حصے میں ایک ممنوعہ راستے سے گزرنے کی کوشش کررہا تھا، جہاں وہ بحری بارودی سرنگوں سے ٹکرا گیا۔ ایرانی بحریہ کے مطابق آگ پر قابو پانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوسکیں اور پورا جہاز آگ کی لپیٹ میں آگیا۔

'یو پی آئی فیس امریکی دباؤ کے سامنے پھر خود سپردگی': راہل گاندھی

نئی دہلی:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے یو پی آئی (یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس) لین دین پر فیس کے معاملے کو لے کر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دو ہزار روپے سے زیادہ کے تجارتی یو پی آئی لین دین پر فیس عائد کرنے کی راہ ہموار کردی ہے اور امریکی دباؤ کے سامنے ایک بار پھر سمجھوتہ کررہی ہے۔ راہل گاندھی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حکومت کا یہ قدم یو پی آئی کے موجودہ زیرو ایم ڈی آر (مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ) نظام کو تبدیل کرنے کی سمت میں اہم پیش رفت ہے۔ ان کے مطابق دو ہزار روپے سے زیادہ کے لین دین تعداد کے لحاظ سے تقریباً پانچ فیصد ہیں، لیکن یو پی آئی کے مجموعی لین دین کی مالیت میں ان کا حصہ تقریباً 65 فیصد ہے۔ کانگریس رہنما نے حکومت کے اس مؤقف پر بھی سوال اٹھایا کہ دو ہزار روپے تک کے یو پی آئی لین دین پر صارف سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر تاجر پر کوئی فیس عائد ہوتی ہے تو اس کا بوجھ بالآخر صارفین پر ہی پڑے گا، کیونکہ تاجر اضافی لاگت کو اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں شامل کرسکتے ہیں۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ امریکی ادائیگی کمپنیاں طویل عرصے سے ہندوستان کی زیرو ایم ڈی آر پالیسی کی مخالفت کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت اب اسی سمت میں پالیسی تبدیل کرنے کا راستہ کھول رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدے کے معاملے کی طرح 'سمجھوتہ کر چکے' وزیر اعظم ایک بار پھر امریکی دباؤ کے سامنے سر تسلیم خم کررہے ہیں۔ اس معاملے پر کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے 'ایکس' پر کہا کہ کانگریس نے 6 اگست 2026 کو ہی خبردار کیا تھا کہ پارلیمنٹ سے منظور کرائے گئے نئے قوانین کے ذریعے یو پی آئی پر فیس عائد کرنے کا عمل شروع کیا جا سکتا ہے۔ رمیش کے مطابق، ترمیم شدہ پیمنٹ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم ایکٹ، 2007 کے تحت جاری تازہ نوٹیفکیشن میں بینکوں اور ادائیگی نظام فراہم کرنے والوں کو دو ہزار روپے سے کم کے یو پی آئی لین دین پر فیس وصول کرنے سے روکا گیا ہے، لیکن دو ہزار روپے سے زیادہ کے لین دین کے لیے ایسی واضح پابندی موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے یو پی آئی لین دین پر فیس عائد کرنے کی راہ ہموار ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ ان کے مطابق مستقبل میں حکومت اسی طرح کے کسی اور نوٹیفکیشن کے ذریعے دو ہزار روپے کی حد میں بھی تبدیلی کرسکتی ہے، کیونکہ قانون میں اب کوئی مستقل ضمانت باقی نہیں رہ گئی۔ جے رام رمیش نے خدشہ ظاہر کیا کہ مستقبل میں روزمرہ کے شخص سے شخص (پی ٹو پی) لین دین پر بھی فیس عائد کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے حکومت پر شفافیت اور دیانت داری کی کمی کا الزام لگاتے ہوئے سوال اٹھایا کہ کیا یہ سب کچھ امریکی کمپنیوں کے لیے ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگی نظام کو کھولنے اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو خوش کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔

ڈی آر ڈی او اور صنعت کا اشتراک ہندوستان کو دفاعی مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنا سکتا ہے: راج ناتھ

نئی دہلی:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کو کہا کہ دفاعی تحقیق وترقی کی تنظیم (ڈی آر ڈی او) اور صنعت کے درمیان تعاون ہندوستان کو دفاعی مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنا سکتا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ دفاعی شعبے میں تحقیق اور ترقی کا کام صرف حکومت یا ڈی آر ڈی او کی کوششوں سے ممکن نہیں، بلکہ اس کے لیے مشترکہ طور پر کام کرنا ضروری ہے۔ نئی دہلی میں ڈی آر ڈی او-انڈسٹری سنرجی میٹ 'ومارش 2026' سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا: "دفاعی شعبے میں تحقیق اور ترقی کے لیے ڈی آر ڈی او آج سب سے اہم ادارہ ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ دفاعی شعبے میں تحقیق وترقی کے لیے صرف حکومت یا ڈی آر ڈی او کی کوششیں کافی نہیں ہیں۔ یہ ایک مشترکہ کوشش ہے۔ اور یہی تعاون اس 'ومارش 2026' کا بنیادی پیغام ہے۔ ڈی آر ڈی او اور صنعت کے درمیان شراکت داری ہی ہندوستان کو دفاعی مینوفیکچرنگ کا عالمی مرکز بنا سکتی ہے۔" وزیر دفاع نے گزشتہ چند برسوں میں دفاعی شعبے میں کیے گئے اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے پازیٹو انڈیجینائزیشن لسٹ، 'میک ان انڈیا' مہم، آئی ڈی ای ایکس، ادیتی اور دفاعی تحقیق وترقی کے بجٹ کا 25 فیصد نجی شعبے کے لیے مختص کرنے جیسے اقدامات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں کہ ہندوستان دفاعی ساز وسامان کی درآمد پر انحصار کم کرکے خود کفالت کی طرف بڑھے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا: "گزشتہ چند برسوں میں دفاعی شعبے میں جو اصلاحات ہوئی ہیں، وہ بے مثال ہیں۔ وزیر اعظم کی قیادت اور وژن کے تحت ہم نے کئی اہم فیصلے کیے ہیں۔ چاہے وہ پازیٹو انڈیجینائزیشن لسٹ ہو، 'میک ان انڈیا' مہم، آئی ڈی ای ایکس، ادیتی یا دفاعی تحقیق وترقی کے بجٹ کا 25 فیصد نجی شعبے کے لیے مختص کرنے کا فیصلہ، آپ سب نے ان اقدامات کو دیکھا اور محسوس کیا ہے۔ ہم نے یہ یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھایا ہے کہ دفاعی شعبے میں ہم درآمدات پر منحصر نہ رہیں بلکہ خود کفالت کی طرف بڑھیں۔" خود کفالت کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ اس کا مطلب صرف ملک کے اندر پرزے، میزائل، ہتھیاروں کے نظام اور دفاعی پلیٹ فارم تیار کرنا نہیں ہونا چاہیے بلکہ خود کفالت ملک کے کردار اور سوچ کا حصہ بننی چاہیے۔ انہوں نے کہا: "میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں خود کفالت کی بات کرتا ہوں تو اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ ہم یہاں کچھ پرزے، میزائل، دفاعی ساز وسامان اور پلیٹ فارم تیار کررہے ہیں۔ خود کفالت ہمارے کردار کا حصہ ہونی چاہیے۔ یہ ہمارے رویے کا حصہ ہونی چاہیے۔ جس ملک کے پاس اپنی ٹیکنالوجی ہوتی ہے، اس کے پاس اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی طاقت بھی ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری روح، ہمارے ذہن، ہماری سوچ اور ہمارے شعور میں خود کفالت کا جذبہ ہونا چاہیے۔" راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ڈی آر ڈی او کے پاس علم اور ٹیکنالوجی، صنعت کے پاس بڑے پیمانے پر پیداوار اور مینوفیکچرنگ کی صلاحیت، اسٹارٹ اپس کے پاس جدت اور تیزی سے کام کرنے کی صلاحیت، جبکہ نوجوانوں کے پاس نئے ہندوستان کا خواب ہے۔ انہوں نے کہا: "جب یہ چاروں طاقتیں ایک ساتھ آتی ہیں تو کوئی بھی مقصد ناممکن نہیں رہتا۔"

مغربی بنگال میں اسلامی کلمات کہنے پر مسلم خاتون آئی پی ایس افسر کا تبادلہ

کلکتہ:۱۵ر ستمبر (ایجنسی): مغربی بنگال میں مسلم آئی پی ایس افسر ڈاکٹر بشریٰ بانو کے تبادلے نے تنقید کو جنم دیا ہے۔ یہ تبادلہ اس وقت کیا گیا جب ایک ویڈیو میں اسلامی سلام اور جملے، جن میں "السلام علیکم"، "ان شاء اللہ" اور "جزاک اللہ" شامل تھے، استعمال کرنے پر انہیں ہندوتوا سے وابستہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی جانب سے شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ ڈاکٹر بشریٰ بانو، جو اس سے قبل سعودی عرب میں ملازمت کرچکی ہیں، نے یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کا امتحان دو مرتبہ کامیابی سے پاس کیا اور اس وقت آئی پی ایس افسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ جس ویڈیو کے بعد ہندوتوا حلقوں کی جانب سے ان کے خلاف ردعمل سامنے آیا، اس میں بشریٰ بانو نے اپنی بات کا آغاز "السلام علیکم" سے کیا، گفتگو کے دوران "ان شاء اللہ" کہا اور آخر میں "جزاک اللہ" کے الفاظ استعمال کئے۔ ویڈیو کے پھیلنے کے بعد ہندوتوا سے وابستہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس نے انہیں اس بنیاد پر تنقید کا نشانہ بنایا کہ انہوں نے مبینہ طور پر "وندے ماترم" یا "جے ہند" جیسے نعرے استعمال نہیں کئے۔ سدرشن نیوز نے بھی اس معاملے میں افسر کو نشانہ بنایا اور اسے "یو پی ایس سی جہاد" کے عنوان سے پیش کیا۔ "ہندو لیگل فنڈ" نامی ایک ویب سائٹ نے آئی پی ایس افسر بشریٰ بانو کے خلاف مغربی بنگال کے ہوم سیکریٹری کے پاس شکایت درج کرائی۔ اس کے اگلے ہی روز بشریٰ بانو کا تبادلہ کردیا گیا۔ ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے اس پیش رفت پر تنقید کرتے ہوئے اس کا موازنہ برکس سربراہ اجلاس کے دوران حکومت کی جانب سے مبینہ طور پر نماز یا عبادت کیلئے ایک خصوصی کمرہ قائم کئے جانے سے کیا۔ انہوں نے کہا، "ایک بی جے پی حکومت برکس سربراہ اجلاس میں 'پرئیر روم' بنا کر اپنے سیکولر ہونے کا مظاہرہ کررہی ہے جبکہ دوسری جانب ایک مسلم خاتون آئی پی ایس افسر ڈاکٹر بشریٰ بانو کو صرف 'السلام علیکم' اور 'جزاک اللہ' کہنے پر الگ تھلگ کیا جارہا ہے، اور اس طرح گودی میڈیا ٹی وی کی جانب سے پھیلائی جانے والی نفرت کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔" مہوا موئترا نے کہا، "بشریٰ، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔" یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا ہے جب دو ہفتے قبل مہوا موئترا نے الزام لگایا تھا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی شرکت والی سرکاری تقریبات سے مغربی بنگال کے مسلم افسران کو دور رکھا جارہا ہے۔ انہوں نے آئی پی ایس اور آئی اے ایس اسوسی ایشنز سے سوال کرتے ہوئے اسے "فرقہ وارانہ بکواس" قرار دیا تھا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے آئی پی ایس اسوسی ایشن سے اس معاملے کا نوٹس لینے کی اپیل کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک "نفرت پھیلانے والے ٹی وی چینل" نے پہلے ویڈیو کو سنسنی خیز انداز میں پیش کیا، جس کے بعد افسر کو سوشل میڈیا پر ٹرولنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا، "اور ان کے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے ریاستی حکومت نے اگلے ہی دن ان کا تبادلہ کردیا۔" انہوں نے سوال کیا، "نریندر مودی جی، آپ کیسا ہندوستان بنا رہے ہیں؟" انہوں نے آئی پی ایس اسوسی ایشن کو بھی ٹیگ کرتے ہوئے پوچھا، "کیا آپ یہ سب دیکھ رہے ہیں؟"

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپیٹل
آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن M.B.B.S., M.S.(Ortho)
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* دوربین کے ذریعے سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سائیٹیکا)، ریڑھ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)
او پی ڈی کا وقت OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

افسانہ "روشنی کی چادر" کا پلاٹ آج سے تقریباً 85 سال قبل اتر پردیش کے اہم شہر امروہہ میں پیش آئے ایک دردناک واقعہ سے اُٹھایا گیا ہے۔ ایک دن میں یوٹیوب پر مختلف ادبی ویڈیوز سرچ کر رہا تو میری نظر ایک آڈیو پر پڑی۔ یہ آڈیو ریڈیو پاکستان کی جانب سے upload کیا گیا تھا۔ آڈیو اُردو کے عالمی شہرت یافتہ جدید رُجحان کے شاعر جون ایلیا کے انٹرویو پر مبنی تھا۔ انٹرویو کا عنوان تھا "جو مجھے یاد آیا"۔ انٹرویو میزبان محترمہ تاج بخت نے لیا تھا۔ جون ایلیا نے اپنی زندگی کے ناقابل فراموش واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ جب وہ امروہہ میں تھے (ملک کی تقسیم سے قبل) تو وہاں اُن کے رشتہ داروں میں ایک نوجوان حسین لڑکی عذرا تھی جس کی منگنی خاندان کے ہی ایک نوجوان مرتضیٰ سے ہوئی تھی۔ پھر چند ماہ بعد نکاح بھی ہوگیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد مرتضیٰ ایک حادثہ میں اپنی جان گنوا بیٹھا تھا۔ اس خبرِ غم کے چند دنوں بعد ہی عذرا بھی راہیِ مُلکِ عدم ہو جاتی ہے۔ افسانہ کا طرزِ بیان رومانی ہے جس میں ادبی جدید رُجحان کو ملحوظ رکھنے اور افسانہ کے کلاسیکی پن کو بحال رکھتے ہوئے اس میں جمالیاتی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(محمد تقی)

(افسانہ)

روشنی کی چادر

از: محمد تقی (ناندیڑ)۔
9325610858

وہ جاڑے کا موسم تھا، خنک ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، موسم خزاں رخصت ہو رہا تھا اور بہار کی آمد آمد تھی۔ صبح سویرے آسمان میں پرندوں کی چہچہاہٹ ماحول کو مست و مدہوش کر دینے والی موسیقی بکھیر رہی تھی۔ بادِ نسیم کے جھونکے جب چلتے تو وادی کی پہاڑیوں پر بڑی شان بے نیازی سے کھڑے درخت جھومنے لگتے۔ صبح کا یہ خوبصورت دلفریب منظر آنکھوں میں اُتر کر دل بے قرار کو قرار دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں چاروں اور ایک عجیب و غریب دھوئیں کا غبار پھیلنے لگا تھا۔ ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ یہ دھواں سارے قدرتی ماحول کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چند منٹوں میں کُہر کی سفید چادر تن چکی تھی۔ جس کو دھواں سمجھا جا رہا تھا، دراصل وہ کُہر کی چادر تھی جو کائنات کی ہر شئے درختوں، پودوں، ندیوں، جھرنوں، پھولوں، کلیوں، پتوں، عمارتوں، ہری بھری وادیوں پر بچھ چکی تھی۔ اسی کُہر کی چادر سے ایک پرچھائیں ابھرنے لگی۔ پرچھائیں کے جوتوں کی ٹاپوں کی چر چر آواز سائیں سائیں کرتے سنسان ماحول میں ایک انجانے خوف کا احساس دلا رہی تھی۔ صاف دکھائی دیتا تھا کہ پرچھائیں کسی خوب رُو، وجیہہ نوجوان کی تھی لیکن اُس کا چہرہ صاف طور پر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کچھ لمحوں بعد آہستہ آہستہ نوجوان کے چہرے کے دھندلے نقوش دکھائی دینے لگے۔ چہرے پر مایوسی اور اُداسی کی لکیریں واضح تھیں۔ ہاں یہ کوئی نوجوان ہی تھا جس کی بے چین روح سرسبز و شاداب وادیوں میں بھٹک رہی تھی۔ اور اپنے بچھڑے ہمسفر کی تلاش میں سرگرداں تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پرچھائیں دور ہٹنے لگی۔ پھر دھیرے دھیرے دھندلی ہو کر نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ وہ وادی کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب گئی۔ یہ عجیب مگر حسین خواب کا منظر عذرا کی آنکھوں میں برف کی طرح جم کر رہ گیا تھا۔ عذرا ہڑبڑا کر اُٹھی۔ اُس نے دیوار گھڑی کی طرف دیکھا۔ گھڑی صبح کے 5 بجا رہی تھی۔ اُس نے وضو کیا اور فجر کی نماز پڑھنے مصلیٰ بچھایا۔ عذرا نے صبح اُٹھنے کے بعد اپنا یہ خواب کسی سے شیئر نہیں کیا۔ البتہ وہ دن بھر گُم سُم کھوئی کھوئی سی رہی۔

عذرا کون تھی؟۔۔۔ حُسن کی دیوی تھی۔ بہاروں کی ملکہ تھی۔ میر حسن کی مثنوی "سحر البیان" کی ہیروئن بدر منیر تھی۔ اختر شیرانی کی رومانی نظم "جہاں ریحانہ رہتی تھی" کی ریحانہ تھی۔ امتیاز علی تاج کے ڈرامے "انارکلی" کی انارکلی تھی۔ کچھ ہفتوں بعد پریوں کے دیس کی شہزادی عذرا کی زندگی میں ایک پُرمسرت لمحہ آیا۔ اُس کی منگنی اُس کے خاندان کے ایک نوجوان سے ہوگئی تھی۔ اُس کی زندگی میں بہاریں قدم رکھنے والی تھیں۔ وہ بہت خوش تھی۔ چند مہینوں بعد عذرا کی حویلی سے شہنائیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عذرا اور مرتضیٰ کا نکاح ہونے جا رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا حویلی کی ہر چیز پر بہار آئی ہے، ہر چیز خوشی سے جھوم رہی ہے۔ گھر میں رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ خوب گہما گہمی اور چہل پہل تھی۔ گھر کے آنگن میں آم کے درخت پر بیٹھی کوئل کوک رہی تھی اور ترانہ نشاط گا رہی تھی۔ تقریبِ نکاح خوانی دوسرے دن صبح تھی۔ سارا ماحول کیف و نشاط کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اُدھر خوشی کے مارے عذرا کا دل دھڑک رہا تھا۔ اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ سہیلیاں عذرا کو چھیڑے جا رہی تھیں۔ طرح طرح کے سوال کر کے پریشان کئے جا رہی تھیں۔ عقد خوانی سے قبل عذرا نے نیا جھلملاتا ہوا سرخ لباس پہنا، جیسے کہ دُلہنیں ایسے موقعوں پر سرخ لباس پہنتی ہیں۔ ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں اور سونے کے کنگن پہنے۔ بالوں میں جوہی، چنبیلی، گلاب کے تازہ پھولوں کا گجرا لگایا۔ بہنوں اور سہیلیوں نے عذرا کے سر پر رنگ برنگے پھولوں کا سہرا باندھا۔ وہ چینی کی گڑیا لگ رہی تھی۔ سارے جہاں کا حُسن و جمال اُس کی شخصیت میں سمٹ آیا تھا۔ حُسن ایسا کہ کوہِ قاف کی پریاں بھی اُسے دیکھ لیں تو رشک کرنے لگیں۔ عذرا اور مرتضیٰ شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ دونوں طرف کے بزرگوں کے درمیان ہوئے معاہدے کے مطابق عذرا کی رُخصتی نہیں ہوئی۔ رُخصتی کی تقریب چند ماہ بعد ہونا تھی۔

شب و روز گزر رہے تھے۔ زندگی اپنے دھرے پر چل رہی تھی۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔ ایک دن عذرا اپنے گھر کے صحن میں بیٹھی ترکاریاں توڑ رہی تھیں کہ اچانک اُس کے چچا میاں گھر میں داخل ہوئے۔ اُن کے چہرے پر بدحواسی کے بادل اُڑ رہے تھے۔ انھوں نے منحوس خبر سنائی کہ عذرا کا نکاح جس نوجوان مرتضیٰ سے ہوا تھا وہ ایک سڑک حادثے میں شدید زخمی ہو کر اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکا ہے۔ گھر کے افراد پریشان ہو کر حیرت زدہ نظروں سے ایک دوسرے کو تکنے لگے۔ لیکن عذرا خاموش بُت بنی بیٹھی تھی۔ اُس پر اپنے شوہر کی ناگہانی موت کی خبر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی۔ حسرتوں، آرزوؤں اور اُمیدوں کا شیش محل ٹوٹ کر تنکوں کی طرح بکھر گیا تھا۔ اُس کا دل بجھ گیا تھا۔ جب دل بجھ جاتا ہے تو ہر شئے اُداس دکھائی دیتی ہے۔ خوشی کے ترانے ہوں یا شادمانی کے نغمے سب اُداس راگ لگتے ہیں۔ دل کی ویرانی کسی صورت ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ جھومتی بہاریں ہوں یا لہراتی بادِ صبا کسی سے دل نہیں بہلتا۔ خزاں کی آرزو انگڑائیاں لیتی ہیں۔ پت جھڑ کی آواز دلِ برباد کو بھلی لگتی ہے۔ ساون کے گیت سماعتوں پر بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔ عذرا نے اپنے شوہر کے انتقال کی خبر غم پر اپنا کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ اُس کی چشمِ غزالہ سے آنسو کا ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکا۔ البتہ اُس کی آنکھوں میں اُداسی کے لال ڈورے تیرتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے اچانک چپکے سے اُس کے دلِ ناشاد کی زمین پر کربلا لکھ دیا ہو۔ پھر عذرا اُٹھی اور کسی سے کچھ کہے بغیر زینے چڑھتے ہوئے گھر کی اوپری منزل کی طرف چل دی۔ وہ رات دن اوپری منزل پر اپنے کمرے میں رہنے لگی تھی۔ بات چیت کرنا بند کر دیا تھا۔ سہیلیوں سے بھی ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ تنہائی پسند ہوگئی تھی۔ گھر والے کھانا، پانی اور دیگر ضروریات کی اشیاء اوپر پہنچا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دن، ہفتے، مہینے گزر گئے، مگر عذرا نے اپنی چُپی نہیں توڑی۔ افرادِ خاندان کافی پریشان اور فکرمند تھے۔

وہ پوس کا مہینہ تھا۔ کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ ایک دن عذرا پورے آستین کا گلابی سویٹر پہنے سر پر سفید اوڑھنی اوڑھے اوپری منزل سے نیچے اُتر رہی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں سوٹ کیس تھا جس میں وہ اپنے کپڑے، زیورات وغیرہ رکھا کرتی تھی۔ وہ نیچے صحن میں آئی۔ چہرہ کسی قدر کھلا ہوا تھا، صحن میں بیٹھے لوگ جن میں مرد و خواتین تھے، سب تعجب سے اُسے دیکھنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا آج سورج مغرب سے نکلا ہے اور مشرق میں ڈوب جائے گا۔ عذرا کے برتاؤ میں یہ نمایاں تبدیلی دیکھ کر سب دنگ تھے۔ پھر وہ بازو والے ایک خالی کمرے میں سوٹ کیس لے کر چلی گئی۔ جب وہ کمرے سے نکلی تو سرخ رنگ کا لباس پہنی ہوئی تھی۔ یہ وہی لاجواب قیمتی جوڑا تھا جسے عذرا نے اپنی شادی کے دن پہنا تھا۔ اُس دن وہ کتنی خوش اور پُرسکون دکھائی دے رہی تھی۔ آج بھی اُس نے سرخ چوڑیاں پہنی تھیں۔ گلے میں انتہائی نفیس و نازک نیکلیس ڈال رکھا تھا۔ ہونٹوں پر ہلکے گلابی رنگ کی لپ اسٹک پھیر رکھی تھی۔

پھر عذرا شرماتے ہوئے یکا یک گویا ہوئی "وہ آئے تھے۔ وہ پھر آنے والے ہیں اور مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"

وہاں سب ایک دوسرے کو حیرت سے تکنے لگے، جیسے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ عذرا کی بڑی بہن شائستہ، عذرا کے ہاتھ کو پکڑ کر بازو والے کمرے میں لے گئیں اور پوچھا "وہ کون تھے جو تمھیں اپنے ساتھ لے جائیں گے؟"

عذرا بلا جھجک بولیں "وہ میرے شوہر مرتضیٰ تھے، وہ کل رات میرے خواب میں آئے تھے، وہ اپنی شادی کا جوڑا پہنے ہوئے سفید گھوڑے پر سوار تھے۔" اتنا کہہ کر وہ شرمائی اور بل کھاتی ہوئی زینے چڑھتے ہوئے اوپری منزل کی طرف چل دی۔ چند گھنٹے گزر گئے لیکن عذرا کی کوئی آہٹ سنائی نہیں دی۔ اُس کی والدہ اور بہنوں کو تشویش ہونے لگی۔ مزید چند گھنٹے گزر گئے تو عذرا کی والدہ اور بہنیں اوپری منزل کے کمرے کے اندر پہنچیں جہاں عذرا رہتی تھی۔ عذرا اپنی مسہری پر لیٹی ہوئی تھی۔ اُس کی آنکھیں نیم وا تھیں۔

ماں نے عذرا کو آواز دی "عذرا بیٹا! اُٹھو شام ہوگئی ہے۔" کوئی جواب نہیں آیا۔

ماں نے دوبارہ آواز دی "عذرا بیٹا! اُٹھو شام ہوگئی ہے، شام کے وقت سویا نہیں کرتے۔" پھر کوئی جواب نہیں آیا۔

ماں نے اپنی لختِ جگر کے کندھے کو ہاتھ لگا کر اُٹھانا چاہا تو عذرا کا سر ایک طرف لڑھک گیا۔ آنکھیں بے نور تھیں۔ چہرہ کسی قدر زرد پڑ گیا تھا۔ ہاتھ پیر سرد ہو چکے تھے۔ نبض جم گئی تھی۔ سانسیں رُک گئی تھیں۔ اُس کی زندگی کا چراغ بُجھ گیا تھا۔ پھر چند منٹوں بعد کمرے میں دھواں سا چھانے لگا۔ یہ دیکھ کر سب محوِ حیرت تھے۔ سفید دھوئیں کا بادل کمرے میں جمع ہوگیا تھا۔ دھوئیں کا بادل چھٹا تو ایک پُراسرار سفید روشنی کی چادر لہراتی ہوئی دروازے سے کمرے کے اندر داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ سب کی نظر عذرا کے بے حس جسم سے ہٹ کر روشنی کی چادر پر مرکوز ہو چکی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں روشنی کی یہ چادر عذرا کے بے جان جسم پر تن گئی! یہ ایک حیران کن کرشمہ ہی تھا جسے کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا، نہ اس بارے میں سُنا تھا۔ پھر ایک ڈیڑھ منٹ میں روشنی دھندلی ہوتی ہوئی اُسی دروازے سے کمرے سے باہر نکل گئی جس دروازے سے وہ داخل ہوئی تھی۔ اور فضاء میں تحلیل ہوگئی۔ پورا گھر رونے اور آہیں بھرنے کی آوازوں سے دہل اُٹھا تھا۔ گھر میں صفِ ماتم بچھ گئی تھی۔ شام کا سُرمئی اندھیرا رفتہ رفتہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ آسمان میں پرندے قلابازیاں کھاتے ہوئے اپنے آشیانوں کی طرف لوٹ رہے تھے۔ اور قریب کی مسجد سے مغرب کی نماز کی اذان کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اردو کی موجودہ صورتحال

ڈاکٹر جاگیر دار عذرا شیرین
شعبہ اردو، شنکر راؤ چوہان کالج،
اردھاپور، ناندیڑ (مہاراشٹرا)

زندگی تسلسل سے عبارت ہے۔ حال کا پتہ لگانا دراصل ماضی کا محاسبہ کرنا اور مستقبل کے امکانات کے سفر کو جاری رکھنا ہے۔ ہر لمحہ جو تازہ ہوتا ہے اور ایک ثانیے بعد وہی لمحہ پُرانی ساعتوں میں کھو جاتا ہے۔ یہ لمحے ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے بیش قیمت ہیں۔ ان لمحوں کا اگر مثبت استعمال کیا جائے تو زندگی کی نئی منزلوں کا پتہ چلتا ہے۔ آج کی زندگی میں انسان مثبت اور منفی قوتوں کی کشمکش کا شکار ہے۔ جس نے مثبت احساس کے ساتھ زندگی گزاری، اُس کے لیے دشواریاں آسان ہوگئیں، اسی مثبت احساس کے تئیں اردو زبان و ادب اور اردو والوں نے ارتقاء کی مسافتیں طئے کی ہیں۔

اردو ایک ایسی زبان ہے، جس کے پاس وافر علمی ذخیرہ اور ادبیات کا خزانہ ہے۔ شعر و ادب نے ہمیشہ آفاق منتیر کیے ہیں اور رموزِ کائنات کے علاوہ تہذیبی و ثقافتی قدروں کو جاننے اور انسان کو انسان کے کام آنے کی تلقین کی ہے۔ اسی زبان نے ماضی میں دار الترجمہ، دائرۃ المعارف اور عثمانیہ یونیورسٹی کے تحت قانون، انجینیئرنگ اور میڈیکل کو اردو میں منتقل کر کے وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا تھا کہ جس کی نظیر کسی علاقائی زبان میں نہیں ملتی۔ سرسید احمد خان نے 1863ء میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد اسی غرض سے رکھی تھی کہ دوسری زبانوں کے ادب، سائنس اور تاریخ و لسانیات کی کتابوں کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ عصرِ حاضر میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد، NCPUL,New Delhi کے علاوہ اردو کی بیشتر اکادمیوں اور کچھ انجمنوں نے دنیا کی بیشتر سائنسی، ٹیکنیکی علوم وفنون کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اس طرح اردو کی نئی بستیاں آباد ہو رہی ہیں۔ ایک زندہ زبان کے لیے یہ ضروری بھی ہے کہ وہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پورا کرے۔ موجودہ دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ذرائع ابلاغ نے دنیا کی ترقی میں چار چاند لگا دیے ہیں، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کے تقاضوں کے تحت اردو زبان نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ سینما اور ٹی۔ وی کی دنیا کی بقا اسی زبان سے ہے۔ نوے فی صد فلمیں اور سیریلس اسی زبان میں لکھے اور فلمائے جاتے ہیں، لیکن لیبل اس پر ہندی کا لگتا ہے اور اردو والے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی تصویر بنے رہتے ہیں۔ آج اس زبان نے شہرت کی حدوں کے سات سندر پار کرلیے ہیں۔

ہندوستان میں یو۔ پی اور اے۔ پی میں اردو یونیورسٹیوں کا قیام، لندن، شکاگو، جدہ اور خلیجی ممالک میں منعقدہ عالمی سمینار اور مشاعرے، سیکڑوں ویڈیو، آڈیو پروگرام، ڈاکومنٹری، انٹرنیٹ پر دستیاب ہونے والی اردو کی بے شمار ویب سائٹس، امریکہ اور یوروپی ممالک سے شائع ہونے والے ماہنامے، روزنامے اور جرائد، افریقہ میں اردو زبان کی ترقی اور ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اردو بولنے والے 25 کروڑ عوام اور فاصلاتی تعلیم کے دائرۂ اثر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ "اردو کے روئے زیبا کی کشش سے پروانے خود بخود اس کی طرف مائل ہو گئے ہیں"، اور بقول داغ دہلوی اب ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں:

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

پہلے اردو زبان اور تعلیم ریڈیو اور ٹیلی ویژن تک ہی محدود تھی۔ ان دنوں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے سہارے اس کا دائرہ کار ورلڈ وائیڈ ویب کے ذریعے پوری دنیا پر چھا گیا ہے۔ ای۔ ٹیوشن، ای۔ لرننگ، ای۔ ایجوکیشن، ای۔ بکس، کمپیوٹر یا موبائل کے ننھے چپس (Micro Chips) ایجوکیشنل آڈیو ویڈیو سی ڈیز، Intractive Tele Conference، ای۔ میل، کمپیوٹر کانفرنسنگ اور وائس ای۔ میل، Phone in Progrramme، تصاویر، گرافکس، ریڈر ای بکس کے ذریعے انسان نے دنیا کو مٹھی میں بند کرلیا ہے۔ اس زبان نے سائبر اسپیس میں بھی اپنے قدم جما لیے ہیں اور ٹیکنیکی و سائنسی ترقیات سے ہم آہنگ ہو گئی ہے۔ سوپ اوپیرا، وکی سائٹ، فونیٹک اور کسٹمائز کی بورڈ، اینڈرائڈ کے لیے اردو کی بورڈ، آن لائن اور آف لائن ڈکشنریز، وکی پیڈیا اور انسائکلو پیڈیا، جامع اردو پورٹل کے ذریعے الیکٹرونک وسائل اور OCR سوفٹ ویر کے ذریعے اردو کی ترقی کا سفر روز بروز بام عُروج پر ہے۔ سابق مرکزی وزیر مواصلات کپل سبل نے 12/ جولائی 2013ء کو ایک پُروقار تقریب کے دوران اردو کی بورڈ منیجر اور اردو فونٹ میں نسخ کے بارہ فونٹس اور ایک نستعلیق فونٹ کا اجراء کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"اب موبائل فون، لیپ ٹاپ، کمپیوٹر اور ونڈو فون پر اردو زبان میں استعمال کی راہ ہموار ہو گئی ہے اور اردو زبان پر جدید ٹیکنالوجی کے دروازے کھل گئے ہیں۔ کیونکہ اردو زبان میں جدید ٹیکنالوجی سے وابستہ ہونے کی تمام تر صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر اردو جدید کاری کی گوناگوں سہولتوں سے تہی داماں رہتی تو جلد ہی دم توڑتی نظر آتی، لیکن اردو کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کے سلسلے میں برِ صغیر میں جو اقدامات کیے گئے ہیں، وہ اردو کے تابناک مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ (1)

اردو سافٹ ویر کے تعلق سے اگر بات کی جائے تو اس کا سفر تقریباً (34) برسوں پر محیط ہے۔ 1980ء میں پاکستان کے مرزا جمیل احمد نے سافٹ ویر تیار کرنے والی غیر ملکی کمپنی سے رابطہ کیا اور اُن کی ممکنہ کوششوں کے باعث اردو سافٹ ویئر کی شروعات ہوئی۔ اخبار کی دنیا میں اس کا سب سے پہلے استعمال اخبار "جنگ" پاکستان نے کیا۔ بعد ازاں "کاتب"، "صدف"، "شاہکار"، "خطاط"، "سرخاب"، "صفحہ ساز"، "اردو پبلیشر"، "اردو کلیپ آرٹ"، "نقاش"، "اردو ماہر"، "اردو نگار"، "پارس نگار" اور "ان پیج" کا وجود عمل میں آئے۔ اردو کی ترقی و ترویج میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ایک قابلِ ستائش اردو ادارہ ہے، جو یکم اپریل 1996ء کو عمل میں آیا۔ اس ادارے کو نوڈل ایجنسی بنا کر وسیع کر دیا گیا۔ قومی سطح پر اقلیت کو اسے دو تنظیم نیٹ ورکنگ کے ذریعے با خبر رکھنا، تاکہ سرکار کی وضع کردہ نئی نئی پالیسیوں سے استفادہ کیا جاسکے۔ اس کے فرائض منصبی میں شامل ہیں۔ عالم کاری اور جدید کاری کے اس دور میں قومی اردو کونسل نے اردو کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے جوڑ کر وقت کا ایک اہم تقاضہ پورا کیا ہے۔ یہ اردو کے فروغ میں تو معاون ہے، تاہم معاش کی نئی راہیں بھی وا کر رہا ہے۔ NCPUL,New Delhi نے کمپیوٹر اپلی کیشن اور ملٹی لینگول، ڈی ٹی پی کے ایک سالہ ڈپلومہ کورس کو جاری کیا۔ اب تک 1300 کے زائد کمپیوٹر مراکز کا قیام ہو چکا ہے۔ تقریباً 80 ہزار وں افراد یہاں سے اسنادات حاصل کر کے روزگار سے جڑ گئے ہیں۔ کیالی گرافی اور گرافک ڈیزائن میں دو سالہ تربیتی کورس نے کاتبوں کے لیے مختلف میدانوں میں قسمت آزمائی کے مواقع فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مائل بہ زوال خطاطی کے عروج کے لیے بھی روشن امکانات پیدا کیے ہیں، جبکہ تحقیقی ادب اردو ویکی سائٹ پیانل کی تشکیل کے ذریعے افسانوی و غیر افسانوی ادب کو بہترین صورت میں قارئین تک پہونچایا جا رہا ہے۔ NCPUL کا بہترین کارنامہ اردو پورٹل ہے، جس کے ذریعے اردو سرچ انجن، اردو انسائکلو پیڈیا، لغات اور دستاویزات کی طباعت، اردو آموزش سافٹ ویر، بچوں کا ادب وغیرہ پروگرامس مہیا کیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی اردو زبان کے فروغ میں مسلمانوں کی خدمات اپنی جگہ مگر اردو کے گیسوئے تابدار کو اور تابدار کرنے میں ہندو حضرات کی کاوشیں کچھ کم نہیں۔ اردو کی مختلف ویب سائٹس آج انٹرنیٹ پر بیش بہا ادبی اور علمی خزینے سے لبریز ہیں۔ انہی میں سے ایک ریختہ ڈاٹ اور آرجی ہے جسے غیر مسلم اردو عاشق اشوک صراف نہایت کامیابی اور عمدگی کے ساتھ انٹرنیٹ پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ پر ریختہ کے خزانے سے متعلق اُستاذی ڈاکٹر حامد اشرف رقمطراز ہیں کہ:

آج ریختہ ڈاٹ او آرجی پر ابجدی فہرست میں 3000 سے زائد شاعروں کے کلام کے ویڈیوز موجود ہیں، جسے 3000 سے زائد مختلف گلوکاروں نے گایا ہے۔ اس ویب سائٹ پر تا حال 18633 غزلیں، 14335 متفرق اشعار، 3695 نظمیں، تمام فلمی غزلوں کے ویڈیوز اور 18490 ای بکس کا گراں قدر سرمایہ اپ لوڈ کیا گیا ہے، جسے 154 ممالک کے ڈھائی لاکھ سے زیادہ اردو شائقین کی نگاہیں بقدر ظرف و شوق ملاحظہ کر رہی ہیں۔ یہ سب اس لیے ممکن ہو سکا کہ اس ویب سائٹ کے بانی سنجیو صراف کو اردو شاعری سے بے حد فطری اور والہانہ لگاؤ ہے۔ وہ اردو پڑھنا جانتے نہیں، انہیں آرٹ اور موسیقی سے بھی گہری دلچسپی ہے۔ (2)

اس کے علاوہ اردو شعر و ادب کی ترقی و ترویج میں فیس بک، ویڑ ہائی فائی، اور سوشل نیٹ ورک سائنس فارمس اور بلاگس نے اردو شعراء و ادبا کو روبرو کر دیا ہے۔ اب نہ دوریاں رہیں نہ سرحدیں، بلکہ دنیا ایک عالمی گاؤں بن گئی ہے۔ گوگل ٹرانسلیٹر نے اور بھی آسانیاں پیدا کر دی ہیں کسی بھی زبان کا مواد اردو میں اور اردو کا مواد کسی اور زبان میں ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ اردو زبان کی ان پیچ اور کورل ڈراء کے سہارے ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے، لیکن جس قدر کام عربی اور فارسی میں کمپیوٹر پر ہوا ہے، تا حال اردو میں نہیں ہوا۔ پرائمری تا ہائی اسکول، جونیر کالج تا ڈگری اور پی۔ جی میں بھی اردو طلبہ کی تعداد قابل رحم ہے۔ اردو زبان کے نئے تقاضوں کے علاوہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے بیشتر اردو والے ڈرے سہمے نظر آتے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا کی ترقی سے اردو والوں میں کتب بینی کا ذوق کم ہوتا جا رہا ہے۔ نجی خطوط اور مراسلے قریب الختم ہیں۔ ماہر تعلیم مبارک کاپڑی کے مطابق اردو زبانوں کی کتابیں عصری موضوعات اور دیگر زبانوں کے مواد سے یکسر خالی ہوگئی ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں:

کوئی بھی زبان محض ادبی زبان ہونے کی حیثیت سے بڑی زبان ترقی یافتہ زبان یا زندہ زبان نہیں کہلائی جاسکتی ہے۔ شاعری، افسانہ ناول، ڈرامے کی ادبی حیثیت مسلّم لیکن عملی اعتبار سے تعلیمی سطح پر سائنسی و سماجی علوم کے تعلق سے تصانیف کے بغیر کوئی بھی زبان کارِ ترقی یافتہ کہلانا درکنار، زندہ زبان کہلانا بھی ممکن نہیں ہے۔ آج عام معلومات، طب، سائنس، ٹیکنالوجی، نفسیات، سماجیات، صحت، مہم جوئی، فن خود شناسی، انفارمیشن ٹیکنالوجی، سیر و سیاحت، طبیعات، کیمیات، علم حیوانات، علم بشریات، ریاضی، معاشیات اور تجارت وغیرہ کے موضوع پر اردو میں کتابیں ندارد ہیں۔ (2)

گزشتہ تین چار برسوں میں تعلیم کے میدان میں خوش آئیند تبدیلیاں ہو رہی ہیں جن میں تمام مقابلہ جاتی امتحانات، جیسے NMMS امتحان، این ٹی ایس NTS، HOMI BHABHA SCINCE امتحان، اُن کے داخلہ فارم، درخواست فارم، فیس بھرنا، امتحانات دینا سب عمل آن لائن کر دیا گیا ہے۔ دسویں جماعت کی کامیابی کے بعد سے طلبہ کو آگے پڑھائی کے لیے گورنمنٹ اداروں میں ہو کہ پرائیویٹ ہر جگہ داخلہ کے علاوہ اسکالرشپ بھی حاصل کرنا ہے تو آن لائن ہی آنا پڑے گا۔ ممبئی اور پونے میں جماعت گیارھویں کا داخلہ آن لائن ہے۔ نیز بارھویں جماعت سے متعلق امتحانات جیسے JEE-MEN، MH-CET، NDA، ADVANCED NEET، BITSAT، KVPY، NATA وغیرہ کے علاوہ تمام ڈگری کورس آرٹس، سائنس اور کامرس کے علاوہ ایل۔ ایل۔ بی، ہوٹل منجمینٹ، ایم۔ بی۔ اے، ایم۔ سی۔ اے اور تمام پی۔ جی کورس وغیرہ میں داخلے کے لیے آن لائن کی منزل سے ہی گزرنا ہے۔ پری میٹرک، پوسٹ میٹرک اسکالرشپ ہو کہ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور این جی سی ہو کہ ایل آئی سی اسکالرشپ سب کے حصول کے لیے کمپیوٹر کی تعلیم لازمی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کو جاننا ضروری ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں آدھار کارڈ بنانے سے لے کر، پیدائش اور موت کا سرٹیفکیٹ پانے، بینک اکاؤنٹ کھولنے، لائٹ بل بھرنے، پیسنجر اسفر کرنے اور آن لائن خریدی کرنے میں ہر جگہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو دخل ہے۔ ایسے ماحول میں یہ ضروری ہوگیا ہے کہ ہم ملکی لنگول بنیں اردو کی بقا اور ترویج کے لیے اپنی زبان کو ٹیکنالوجیکل زبانوں سے جوڑ دیں اور خود بھی اس سے جڑے رہیں۔ بے توجہی سے کام لیں گے تو ہم اپنی پہچان کھو دیں گے اور اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کا سبب بنیں گے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بڑھتے قدموں کو دیکھ کر ہی جناب مظفر حسین لکھتے ہیں:

اکیسویں صدی کے ختم ہوتے ہوتے قریب پچیس سو زبانیں دم توڑ دیں گی۔ اس معاملے میں زبانوں کا سب سے بڑا دشمن گلوبلائزیشن ہے۔ ساری دنیا ایک ہو جائے گی۔ جب زبان ایک ہوگی تو نہ الگ الگ مذہب ہوں گے اور نہ ہی فلسفے۔ (3)

اس قول میں کہاں تک صداقت ہے یہ اہلِ علم اور اہلِ نظر جانیں۔ راقمہ سطور کا خیال ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں سب سے زیادہ تباہی جاپان کا مقدر بنی تھی لیکن وہاں کے لوگوں نے بہت کم عرصے میں حالات پر قابو پا لیا۔ آج اس ملک کا شمار دنیا کے چند ترقی یافتہ اور صفِ اول کے ممالک میں ہوتا ہے۔ اس کامیابی میں اس ملک کی زبان (Chinies) کا بڑا ہاتھ ہے۔ اسی طرح جاپان اور فرانس نے بھی اپنی زبانوں سے انگریزی الفاظ خارج کر دیے ہیں۔ اس طرح انہوں نے مادری زبان کے سہارے کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیے اور ساری دنیا کو بتادیا کہ مادری زبان میں ہی علم و افتخار اور کامرانی کے مواقع زیادہ میسر ہوتے ہیں اور یہ مفروضہ غلط ہے کہ صرف انگریزی کے سہارے ہی ترقی کی جاسکتی ہے۔ اور معاصر علوم کا اردو میں دستیاب ہونا ضروری ہے۔ ایسے سافٹ ویر بھی موجود ہیں جہاں پر ہم کسی بھی زبان کے مواد کو مطلوبہ زبان میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ حالانکہ عصر حاضر میں اردو ٹائپنگ، اردو شارٹ ہینڈ، دیم قانونی دستاویز، پیمائش اراضی، شعبۂ اقتصادیات میں بھی اردو جاب فراہم ہیں۔ اردو ہندوستان کے علاوہ ایران، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان اور خلیجی ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے سفارت خانوں میں بھی ملازمتیں مل سکتی ہیں۔

زبان کی جڑیں کاٹ دی جائیں تو زبان ختم ہوجاتی ہے۔

۱۔ معیاری تعلیم کے اچھے اسکول جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی پر زور دیا جائے۔

۲۔ گجرال کمیٹی کی سفارشات نافذ کرنے پر زور دیا جائے تاکہ اردو کو اس کا جائز مقام مل جائے۔

۳۔ اکاڈمیوں کے ارباب بست و کشاد کو چاہیے کہ وہ اردو کے شعراء و ادیبوں کی کتابوں کو شائع کرنے اور انہیں وظیفے دینے پر کم توجہ دے اور تحقیق کے دشوار گزار گھاٹیوں کا سفر کرنے والے اسکالرز کی مالی مدد کرے۔

۴۔ اردو کے لوک ادب کی حفاظت کی جائے۔ ماضی کے سرمایے کی دریافت ضروری ہے ورنہ اردو کے لوک سرمایے کو ہندی کا سرمایہ سمجھا جا رہا ہے۔

۵۔ شاعری، تنقید اور فکشن کے علاوہ عام معلومات، انگریزی اور سائنسی ادب کے علاوہ سیاسیات، سماجیات، سیاحت و قانون پر کتابیں لکھی جائیں اور عام لوگوں کو اردو سے جوڑا جائے۔

۶۔ اردو سافٹ ویر، اردو انٹرنیٹ اور اردو ای میل کے لیے کوششیں کی جائیں اور NCPUL,New Delhi سے استفادہ کیا جائے۔

☆☆☆

حواشی:

(1) اسکولوں میں کمپیوٹر تعلیم کیوں ضروری ہے؟ عامر انصاری۔ روزنامہ انقلاب۔ مورخہ 8 ستمبر 2016ء

(2) اردو ذریعۂ تعلیم کی صورت حال: چند تجاویز چند مشورے۔ مبارک کاپڑی ص 22 ماہنامہ "لوک راجیہ" اکتوبر 2007ء

(3) ماہنامہ اردو دنیا۔ جولائی ص 25-NCPUL,New Delhi

غزل

از: اطہر کلیم احمد، ناندیڑ

شب پرستوں پہ روشنی کا بوجھ
اک مصیبت ہے آگہی کا بوجھ

ذہن و دل پر درندگی کا بوجھ
آدمی پر ہے آدمی کا بوجھ

ایک پل میں تری یہ فیاضی
کھا گیا میری تشنگی کا بوجھ

عشق، رشتے، انا، وفا، اخلاق!
چھین لیتا ہے، مفلسی کا بوجھ!

موت اک مستقل رہائی ہے!
عارضی ہے یہ زندگی کا بوجھ!

زندگی تلخ تر سہی، لیکن!
اس سے بھاری ہے خودکشی کا بوجھ!

عمر بھر آدمی اُٹھاتا ہے!
ہوش کا بوجھ، بے خودی کا بوجھ!

افسانچے

شکیل مصطفی، مالیگاؤں
9145139913

حاجی رشید

رشید صاحب ایک کرانہ دکان پر پہنچے، سلام کیا، حال چال دریافت کئے تھے کہ کرانہ دکان مالک کی آمد ہوگئی۔ دکاندار نے کہا۔ کیا خدمت کی جائے؟ کون سا سامان دوں؟ رشید صاحب گویا ہوئے، میاں! میں ادھر سے گذرا تو سلام کرتا چلا۔ دکاندار نے کہا۔ حج پر جانے سے پہلے کے دو بل ہیں وہ جمع کرنے آئے ہیں میں سمجھا۔ رشید صاحب نے کہا بتائیے بل۔ انہوں نے بل دیکھا۔ بل کے اوپر لکھا تھا۔ "رشید بھائی"۔ پھر رشید بھائی نے کہا کہ اس بل پر نام اس طرح کردو "حاجی رشید"۔

وہم

سردیوں کے موسم میں ہم دوست احباب علامہ ہنگامہ کی خدمت میں پہنچے جو اپنی چارپائی میں دھنسے بیٹھے ٹھٹھرا رہے تھے۔ ہم نے سلام کیا تو وہ گویا ہوئے، احمقوں، اب تمہیں میری یاد آئی جاؤ، گرم چائے لاؤ، پھر بات کرتے ہیں۔ ہم دوستوں میں سے ایک صاحب فوراً چائے کے لیے گئے۔ جب بھی ہم کوئی مصیبت یا مسائل سے دوچار ہوتے ہیں ہم دوست احباب علامہ ہنگامہ کی خدمت میں پہنچ جاتے ہیں۔ چائے آگئی۔ علامہ نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ بتاؤ کافی دن بعد آئے ہو، سب اپنی اپنی بپا سناتے رہے۔ میرے ایک دوست نے علامہ سے کہنے لگا۔ علامہ جی! اگر بیوی خوبصورت ہو، پڑھی لکھی ہو، سمجھ دار ہو، شوہر کا احترام کرتی ہو، شوہر کی تمام باتیں ماننے والی ہو اور شوہر سے جھگڑا بھی نہ کرے، شوہر کو موقع بہ موقع پند ونصیحت سے مالا مال کرے، شوہر کو نیک مشورہ دے اور شوہر کو فضول خرچی سے بچائے اور خود شاپنگ خرچ سے بچتی رہے، ایسی نیک شعار بیوی کو کیا کہیں گے؟ علامہ ہنگامہ نے کہا۔ بیٹا! ایسی بیوی کو وہم کہتے ہیں۔

دوہرا معیار کیوں؟

نئی عروسی جوڑے کو ابھی ایک مہینہ گزرا ہوگا کہ دلہن اپنی ماں کے گھر گئی۔ دولہے کو کچھ ضروری کام آن پڑا کہ اُسے سسرال بیوی سے ملنے کے لیے جانا پڑا۔ دولہا جب سسرال پہنچا تو بیوی باہر گئی ہوئی تھی۔ ساس نے اپنے داماد کے لیے پینے کا پانی دیا ہی تھا کہ دولہے کا فون بجنے لگا، موبائل اسکرین پر تحریر تھا "سویٹ بے بی، مائے لائف"۔ ساس مسکرائی اور ایک لمحے کے لیے سوچا داماد نہیں بلکہ ہیرا ملا ہے ہیرا۔

کچھ دنوں کے بعد خود کے بیٹے کا موبائل ماں کے ہاتھوں لگا۔ اُس میں بھی بہو کے نمبر پر اسٹیٹس وہی درج تھا۔ "سویٹ بے بی، مائے لائف"، مگر ماں کو محسوس ہوا کہ بیٹے کو بہو نے میٹھا کھلا کر بس میں کرلیا ہے۔

جائز نہیں

علامہ ہنگامہ صاحب کا موڈ اچھا تھا۔ وہ نماز میں ہمارے ساتھ تھے۔ باہر آئے تو ہم ساتھ ساتھ چائے پینے چلے گئے۔ میں نے بیرون شہر کی مسجد اور وہاں کی خصوصیت کی بات کی تو انہوں نے چائے کے دو گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ تم یہودیوں کے بنائے صابن، یہودیوں کے بنائے ہوئے فون یہاں تک کہ غیر کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے پر اعتراض نہیں، غیر ملکی یا ملکی کمپنی کے تیار کھانے بھی جائز ہیں لیکن فلاں مسجد میں امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
16 Sept. 2026

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام ضلع واشم کے مکاتب دینیہ کے ذمہ داران کا مشاورتی اجلاس

ایمان، اعمال اور دینی تشخص کے تحفظ کے لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے پر علماء و ذمہ داران کا عزم

واشم۔15 ستمبر2026 (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی ہدایات کے مطابق موجودہ حالات میں نئی نسل کے ایمان، اعمال، اخلاق اور دینی تشخص کی حفاظت کے لیے مکاتبِ دینیہ کے قیام، استحکام اور فروغ کو خصوصی اہمیت دی جا رہی ہے۔اسی مقصد کے تحت صوبہ بھر میں مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمہ کرام اور ذمہ داران کے لیے تشکیلی و تدریبی پروگراموں کا سلسلہ جاری ہے۔اسی سلسلے میں حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت پر حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی میں 20 ستمبر 2026ء کو ضلع واشم کے مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمہ کرام اور ذمہ داران کا ایک روزہ تشکیلی و تدریبی اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اجلاس کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے اور اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لیے باگوان پورہ مسجد، واشم میں ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع کے مختلف علاقوں اور دیہاتوں سے مکاتب کے معلمین و ذمہ داران کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنانے، دعوتی و تشکیلی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔مشاورتی اجلاس میں مولانا محمد آصف صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع واشم)مولانا مفتی الیاس صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع واشم) کے علاوہ ضلعی جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، شہر کے علمائے کرام اور دیگر متعلقین نے شرکت کی۔شرکاء نے مکاتبِ دینیہ کی موجودہ صورتِ حال، معلمین کی تربیت، تدریسی معیار کو بہتر بنانے اور مکاتب کو نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کا مضبوط ذریعہ بنانے کے سلسلے میں اپنی آراء پیش کیں۔اجلاس میں اس بات پر خصوصی زور دیا گیا کہ مکتب صرف بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ ان کے ایمان، عقائد، عبادات، اخلاق، اسلامی آداب اور دینی شعور کی بنیاد رکھنے کا اہم ادارہ ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ہر محلے اور بستی میں مکاتب کا مضبوط نظام قائم ہو اور ان میں خدمات انجام دینے والے معلمین کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تربیت اور رہنمائی فراہم کی جائے۔شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلع واشم کے زیادہ سے زیادہ مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمہ کرام اور ذمہ داران کو 20 ستمبر کے تشکیلی و تدریبی اجلاس سے جوڑا جائے گا، تاکہ مکاتب کے نظام کو مزید منظم، مضبوط اور مستحکم کیا جاسکے۔اس کے ساتھ ساتھ معلمین کی تدریسی صلاحیتوں میں اضافہ، بچوں کی دینی تربیت کے مؤثر طریقۂ کار اور مکاتب کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔اجلاس میں شریک علماء و ذمہ داران نے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو دینی تعلیم سے وابستہ رکھنا پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔اگر بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے قرآن کریم، نماز، روزہ، بنیادی عقائد، ضروری مسائل اور اسلامی اخلاق و آداب کی تعلیم دی جائے تو ان کے اندر دین سے وابستگی اور اسلامی شناخت مضبوط ہوگی۔اس مقصد کے حصول کے لیے مکاتب کا وسیع اور مستحکم نیٹ ورک وقت کی اہم ضرورت ہے۔مشاورتی نشست کے شرکاء نے ضلع کے تمام متعلقہ ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مکاتب کے معلمین، ائمہ کرام اور ذمہ داران سے رابطہ کرکے انہیں اس اہم تشکیلی و تدریبی اجلاس میں شرکت کے لیے متحرک کریں، تاکہ یہ پروگرام زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو۔

اکولہ میں منظور شدہ 'اردو گھر' کی تعمیر کا کام فوری شروع کیا جائے: فرحان امین

نائب وزیر اعلیٰ و وزیر برائے اقلیتی ترقی سنیترا اتائی پوار سے ملاقات کرکے میمورینڈم دیا

اکولہ:۱۵رستمبر(ڈاکٹر ذاکر نعمانی)اکولہ ضلع کے اردو داں طبقے، ادیبوں، مصنفین، شعراء، صحافیوں اور طلبہ کے لیے منظور کیے گئے 'اردو گھر' کی تعمیر کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے، یہ مطالبہ راشٹروادی طلبہ کانگریس کے ریاستی سکریٹری محمد فرحان امین (پاتور) نے کیا ہے۔اس سلسلے میں انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ اور اقلیتی ترقی کی وزیر سنیترا اتائی پوار سے ملاقات کرکے انہیں ایک میمورنڈم پیش کیا۔حکومت کی جانب سے 'اردو گھر' کے لیے انتظامی منظوری دی جا چکی ہے۔اس منصوبے کے ذریعے اردو زبان، ادب اور ثقافت کے فروغ و تحفظ کے لیے ایک مستقل پلیٹ فارم دستیاب ہوگا۔فرحان امین نے پُرزور مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ "حکومت کی جانب سے منظور کیا گیا یہ اہم منصوبہ اب صرف کاغذات تک محدود نہ رہے بلکہ اسے عملی شکل دی جائے۔تعمیراتی کام میں کسی بھی قسم کی تاخیر کیے بغیر اسے فوری طور پر شروع کیا جائے۔"

شاہ رخ خان نے 24 دسمبر کو 'کنگ' کی ریلیز کی تاریخ کی تصدیق کی

ممبئی :۱۵رستمبر(ایم ملک)شاہ رخ خان ہندوستانی سنیما کے سب سے بڑے ستاروں میں سے ایک ہیں اور دنیا بھر میں ان کے مداحوں کی بڑی تعداد ہے۔یہی وجہ ہے کہ شائقین ان کے بڑے اسکرین ڈیبیو کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ان کی انتہائی متوقع ایکشن ایڈونچر فلم، × کنگ ×، جس کی ہدایت کاری سدھارتھ آنند نے کی ہے، اس کے اعلان کے بعد سے زبردست جوش وخروش پیدا کیا ہے۔شائقین بھی فلم کے پہلے اثاثوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔(سابقہ ٹویٹر) پر حالیہ #AskSRK سیشن کے دوران، شاہ رخ خان نے تصدیق کی کہ 'کنگ' 24 دسمبر کو ریلیز ہوگی۔انہوں نے شائقین سے صبر کی تلقین کی اور انہیں یقین دلایا کہ وہ یہ دیکھ کر خوش ہوں گے کہ میکرز کیا کام کر رہے ہیں۔انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ ہدایت کار سدھارتھ آنند سمیت فلم ساز فلم کے اثاثوں پر کام کر رہے ہیں اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنا وقت نکال رہے ہیں کہ ناظرین کو ان کا بہترین کام ملے۔انہوں نے لکھا، "سڈ غریب محسوس کر رہے ہیں۔مرحوم بھائی...... اپنے بہترین قدموں کو آگے بڑھانے کے لیے وقت نکالیں تاکہ آپ سب اس سے لطف اندوز ہوں اور # کنگ پر فخر اور خوشی محسوس کریں۔" جب ایک مداح نے ان سے کم از کم ٹریلر ریلیز کرنے کی درخواست کی تو شاہ رخ خان نے جواب دیا کہ وہ فی الحال مداحوں سے بات کریں گے اور ٹریلر بعد میں ریلیز کیا جائے گا۔انہوں نے یہ بھی یاد دلایا کہ فلم کی ریلیز میں ابھی تقریباً 100 دن باقی ہیں اور شائقین کو تھوڑا انتظار کرنا چاہیے۔'کنگ' میں شاہ رخ خان مرکزی کردار میں نظر آئیں گے۔اس فلم میں دیپیکا پڈوکون، سہانا خان، ابھیشیک بچن، جیدیپ اہلاوت، ابھے ورما، اور ارشد وارثی بھی ہیں۔اس فلم کے ہدایت کار سدھارتھ آنند ہیں اور اسے ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ اور مارفلکس پکچرز نے پروڈیوس کیا ہے۔فلم 24 دسمبر 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

برکس کی ڈیجیٹل معیشت کے لیے بھارت کا 'تیسرا راستہ'

نئی دہلی۔15 ستمبر۔ایم این این۔بھارت برکس کی ڈیجیٹل معیشت کے لیے ایک ایسا متبادل ماڈل آگے بڑھا رہا ہے جس میں ممالک کو اپنی ڈیجیٹل خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے نظام سے منسلک ہونے کی سہولت حاصل ہو۔نئی دہلی میں منعقدہ 2026 برکس سربراہی اجلاس کے اعلامیے میں ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت اور مختلف قومی ڈیجیٹل نظاموں کے درمیان باہمی رابطے کو ترقیاتی ایجنڈے کا اہم حصہ بنایا گیا ہے۔اس تصور کا بنیادی اصول یہ ہے کہ برکس ممالک کے لیے ایک ہی مشترکہ ڈیجیٹل نظام یا ٹیکنالوجی اپنانا ضروری نہیں۔اس کے بجائے ہر ملک اپنی شناخت، ادائیگی، ڈیٹا اور سرکاری خدمات کے نظام پر قومی کنٹرول برقرار رکھتے ہوئے انہیں مشترکہ معیارات کے ذریعے دوسرے ممالک کے نظام سے جوڑ سکتا ہے۔بھارت کا اپنا ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر آدھار، یو پی آئی، ڈیجی لاکر اور رضامندی پر مبنی ڈیٹا شیئرنگ جیسے نظاموں پر مشتمل ہے۔بھارت اب تک 24 ممالک کے ساتھ انڈیا اسٹیک اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر سے متعلق تعاون کے معاہدے کر چکا ہے۔اس حکمت عملی کا مقصد تیار شدہ بھارتی نظام دوسرے ممالک پر مسلط کرنا نہیں بلکہ انہیں اپنی ضروریات کے مطابق ڈیجیٹل ڈھانچے تیار کرنے میں مدد دینا ہے۔بھارت نے 2023 کی جی 20 صدارت کے دوران ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو عالمی ترقی کے ایک اہم ذریعے کے طور پر نمایاں کیا تھا۔اب برکس کے ذریعے نئی دہلی اسی تصور کو گلوبل ساؤتھ میں زیادہ وسیع سطح پر آگے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔یہ ماڈل امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ٹیکنالوجی مسابقت کے تناظر میں بھی اہم سمجھا جارہا ہے۔

آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی سکریٹری ڈاکٹر عبدالقادر سید کو کانگریس نے بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کا نائب صدر مقرر کیا

بھیونڈی :۱۵رستمبر(شارف انصاری):- سماجی، تعلیمی اور تنظیمی میدان میں سرگرم ڈاکٹر عبدالقادر عبدالوھاب سید کو مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کمیٹی کا نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔مہاراشٹر پردیش کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال کی منظوری کے بعد 12 ستمبر 2026 کو جاری کی گئی نئی تنظیمی فہرست میں ڈاکٹر سید کا نام نائب صدر کے عہدے کے لیے شامل کیا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر عبدالقادر عبدالوھاب سید اس وقت آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی سکریٹری کے عہدے پر اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔علماء بورڈ میں قومی سطح کی ذمہ داری نبھانے کے ساتھ اب کانگریس تنظیم میں بھی انہیں اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔اس تقرری کے بعد بھیونڈی میں ان کی سماجی اور سیاسی سرگرمیوں کا دائرہ مزید وسیع ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔ڈاکٹر سید کا کانگریس سے تعلق نیا نہیں ہے۔اس سے قبل بھی وہ کانگریس پارٹی میں مختلف عہدوں پر رہتے ہوئے تنظیمی ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔پارٹی تنظیم کے ساتھ ان کے سابقہ تجربے، سماجی سرگرمیوں اور تنظیمی امور میں فعال کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ایک بار پھر بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کمیٹی میں اہم ذمہ داری دی گئی ہے۔مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ مکتوب میں بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کمیٹی کی نئی عاملہ کو منظوری دی گئی ہے، جس میں نائب صدور کے علاوہ خزانچی اور سکریٹریوں کی بھی تقرری کی گئی ہے۔ڈاکٹر عبدالقادر سید کو نائب صدر مقرر کیے جانے کے بعد کانگریس کارکنان، عہدیداران اور ان کے حامیوں کی جانب سے انہیں مبارکباد پیش کی جا رہی ہے۔آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی سکریٹری کی حیثیت سے ڈاکٹر سید سماجی اور تعلیمی مسائل سے متعلق امور میں سرگرم کردار ادا کر رہے ہیں۔اب کانگریس میں ملنے والی نئی ذمہ داری کے تحت انہیں بھیونڈی شہر میں پارٹی تنظیم کو مضبوط بنانے، کارکنان کے درمیان بہتر تال میل پیدا کرنے اور عوامی مسائل کو پارٹی کے پلیٹ فارم پر مؤثر انداز میں اٹھانے کی ذمہ داری بھی نبھانی ہوگی۔نئی ذمہ داری ملنے پر ڈاکٹر عبدالقادر سید نے کانگریس قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے ان پر جو اعتماد ظاہر کیا ہے، وہ ان کے لیے اعزاز کے ساتھ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔وہ تنظیم کو مضبوط بنانے اور عوام سے جڑے مسائل کے لیے پوری سرگرمی کے ساتھ کام کریں گے۔ایک جانب ڈاکٹر عبدالقادر سید آل انڈیا علماء بورڈ کے قومی سکریٹری کی حیثیت سے اپنی موجودہ ذمہ داری انجام دے رہے ہیں، جبکہ دوسری جانب کانگریس نے انہیں بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کا نائب صدر مقرر کرکے تنظیم میں نئی ذمہ داری سونپی ہے۔ان کے سابقہ کانگریسی تجربے اور موجودہ سماجی کردار کے پیش نظر اس تقرری کو بھیونڈی کی سیاسی سرگرمیوں میں اہم قرار دیا جارہا ہے۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن میں ڈپٹی کمشنر بالکرشن شیرساگر کا ہزاروں کروڑ کا ٹیکس گھوٹالہ؟ اب ترقی (پرموشن) کی تیاری سابق اپوزیشن لیڈر کا دھماکہ خیز الزام!

بڑے گودام مالکان سے ملی بھگت، فرضی بجٹ، پانی-صحت-سڑکوں کا فنڈ غائب پھر بھی اعلیٰ عہدے پر پرموشن کی سرگرمیاں!

بھیونڈی :۱۵رستمبر(شارف انصاری):- بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر (ٹیکس) جناب بالکرشن شیرساگر کی مدت کار میں شہر کے خزانے کو ہزاروں کروڑ روپے کا نقصان پہنچنے کا سنسنی خیز الزام عائد کرتے ہوئے، ان کی مجوزہ ترقی کو سیدھے چیلنج کرنے والا ایک دھماکہ خیز خط سابق اپوزیشن لیڈر جناب خالد مختار شیخ (گڈو) نے براہ راست وزارت کی سطح پر بھیجا ہے۔ایشیا کے سب سے بڑے ویئر ہاؤسنگ ہب مانے جانے والے بھیونڈی شہر میں، بڑے گودام مالکان اور باا ثر بلڈرز سے ملی بھگت کرکے ہزاروں جائیدادوں کی پیمائش جان بوجھ کر کم دکھائی گئی اور کروڑوں کا ٹیکس گھوٹالہ کیا گیا، یہ سنگین الزام اس خط میں لگایا گیا ہے۔" عام غریبوں کے گھروں پر قرقی کی کارروائی ہوتی ہے، لیکن بڑے نادہندگان کو کھلے عام چھوٹ دی جاتی ہے" خالد گڈو نے یہ بات کہی۔خط میں بجٹ کے چونکا دینے والے اعداد وشمار بھی بے نقاب کیے گئے ہیں۔10 لاکھ کی آبادی والے پورے شہر کے لیے سال بھر میں ادویات کی خریداری صرف 63.10 لاکھ روپے اسپتال ٹھپ! سڑکوں کی مرمت کے 59 فیصد پیسے استعمال ہی نہیں کیے گئے، پھر بھی پورا شہر گڑھوں میں تبدیل۔ایک ہی سال میں پانی کی فراہمی کے 32 کروڑ 68 لاکھ روپے بغیر استعمال کے پڑے رہے، جبکہ شہری پیاسے ہیں۔خواتین اور اطفال کی فلاح و بہبود، غریب بستیوں کی اسکیموں میں بھی فنڈز کی بھاری ہیرا پھیری۔" یہ محض اعداد وشمار نہیں ہیں، یہ شہریوں کے منہ کا نوالہ چھیننے کا ایک منظم منصوبہ ہے" خط میں یہ سیدھا حملہ کیا گیا ہے۔سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ، اتنے سنگین الزامات کی جانچ کارپوریشن کی سطح سے لے کر اینٹی کرپشن بیورو (ACB) تک زیر التوا ہونے کے باوجود، جناب شیرساگر کو اعلیٰ عہدے پر ترقی دینے کی سرگرمیاں وزارت کی سطح پر شروع ہونے کی سنسنی خیز معلومات خالد گڈو نے دی ہیں۔" جب تک تمام تحقیقات کا نتیجہ نہیں آ جاتا، تب تک انہیں پرموشن دینا ریاستی حکومت کی طرف سے بدعنوانی کو انعام دینے کے مترادف ہے" ان الفاظ میں انہوں نے اپنے غصے کا اظہار کیا۔ خالد گڈو نے سیدھا انتباہ دیا ہے کہ، اگر حکومت نے یہ پرموشن نہیں روکی تو وہ بمبئی ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کریں گے، جس میں کارپوریشن کمشنر سمیت تمام اعلیٰ افسران کو ذاتی طور پر فریق بنایا جائے گا۔" اگر کمشنر نے اس حقیقت کو دبانے کی کوشش کی، تو وہ بھی اس بدعنوانی کے شریک ذمہ دار مانے جائیں گے" انہوں نے یہ بھی واضح طور پر خبردار کیا ہے۔اس خط کی کاپی نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر شہری ترقیات ایکناتھ شندے، ڈویژنل کمشنر کوکن اور اینٹی کرپشن بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کو بھی بھیجی گئی ہے۔اس سلسلے میں جناب شیرساگر یا کارپوریشن انتظامیہ کی جانب سے تاحال کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

عالمی بحران میں سوچ سمجھ کر حکمت عملی ضروری: جے شنکر

نئی دہلی۔15 ستمبر۔ایم این این۔وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو کہا کہ عالمی سطح پر جاری ہلچل کے درمیان ہندوستان کے اسٹریٹیجک مفادات کو فوری اور جذباتی ردعمل کے بجائے "سوچ سمجھ کر کیے گئے فیصلوں" سے زیادہ بہتر طریقے سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے اور پیچیدہ عالمی حالات کے درمیان ہندوستان کو اپنی حکمت عملی کا مسلسل جائزہ لینے اور اسے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔نئی دہلی میں انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز (آئی سی ڈبلیو اے) کی 25 ویں سالگرہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جے شنکر نے جاری تنازعات، معاشی اتار چڑھاؤ، محصولات، دیگر ممالک کی منڈیوں میں اشیا کی ڈمپنگ اور ہر چیز کو "ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے" کے بڑھتے ہوئے رجحان سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے مفادات اور عالمی ذمہ داریاں بڑھنے کے ساتھ اسے مسلسل حالات کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔جے شنکر نے کہا، "اس وقت دو بڑے تنازعات جاری ہیں، ایک خلیج میں اور دوسرا یوکرین میں۔دونوں ہی معاملات میں ہندوستان کے تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔اس لیے کوئی راستہ نکالنا آسان نہیں ہے۔مختلف مفادات کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے، یہ ایک جائز موضوعِ بحث ہے۔عالمی معیشت میں ہر چیز کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا رجحان دیکھا جارہا ہے۔ہم محصولات میں زیادہ اتار چڑھاؤ اور دوسری منڈیوں میں بڑھتی ہوئی ڈمپنگ بھی دیکھ رہے ہیں۔اس کا بہترین مقابلہ کیسے کیا جائے؟" انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے مفادات، عالمی معاملات میں وسیع تر شمولیت اور شراکت داریوں میں اضافے کے باعث تیزی سے بدلتے عالمی ماحول سے نمٹنے کے لیے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔وزیر خارجہ نے کہا، "زیادہ مفادات، زیادہ وسیع عالمی روابط، زیادہ تعداد میں شراکت داروں اور زیادہ پیچیدہ عالمی منظرنامے میں کام کرنے والے ہندوستان کو اس متحرک صورتحال کے مطابق مسلسل خود کو ڈھالنا ہوگا۔اکثر مسائل کا حل حکمت عملی اور ردعمل کو بہتر بنانے میں ہوتا ہے۔" جے شنکر نے کہا کہ موجودہ عالمی ہلچل کے دوران ہندوستان کی حکمت عملی کا جائزہ توانائی کی سلامتی، برآمدات، سپلائی چین اور بیرون ملک ہندوستانی برادری کی سلامتی سمیت مختلف پہلوؤں سے لیا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا، "اگر موجودہ عالمی ہلچل کے تناظر میں ہماری حکمت عملی کا جائزہ لیا جائے تو فیصلہ کرنے کے لیے کچھ واضح پیمانے موجود ہیں۔توانائی کی سلامتی کے معاملے میں مختلف ذرائع سے توانائی حاصل کرنے کی پالیسی نے سپلائی جاری رکھنے اور اخراجات کم رکھنے میں مدد کی ہے۔نئے شراکت داروں، نئی منڈیوں اور نئے راستوں نے ہماری برآمدات کو تحفظ دیا ہے اور ان میں اضافہ بھی کیا ہے۔ہماری سپلائی چین کو بھی فوری اور لچکدار حل سے فائدہ ہوا ہے۔بیرون ملک ہندوستانی برادری کی بڑی حد تک سلامتی درست پالیسی فیصلوں کی وجہ سے یقینی بنائی گئی ہے۔حتیٰ کہ ہمارے اسٹریٹیجک مفادات بھی فوری اور جذباتی ردعمل کے بجائے سوچ سمجھ کر کیے گئے فیصلوں سے بہتر طور پر محفوظ ہوتے ہیں۔ان تمام پہلوؤں سے مسلسل بحث اور مکالمے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔" جے شنکر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عالمی امور کے بارے میں ہندوستان کی فکری اور علمی سرگرمیوں کو ملک کے بڑھتے ہوئے عالمی کردار کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا، "آج ہندوستان پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ ممالک اور خطوں کے ساتھ روابط رکھتا ہے۔ہمارے مفادات تیزی سے عالمی نوعیت اختیار کر گئے ہیں، ہماری ذمہ داریاں بڑھی ہیں اور ہندوستان سے توقعات میں بھی اسی تناسب سے اضافہ ہوا ہے۔

جاپان کی ہوریبا چپ کا ہندوستان کی آمدنی کو دوگنا کرنے کا منصوبہ

نئی دہلی۔15 ستمبر۔ایم این این۔جاپانی سازوسامان کی بڑی کمپنی ہوریبا نے پیر کو کہا کہ وہ اگلے پانچ سالوں میں اپنی ہندوستانی آمدنی کو دوگنا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ملک کے سیمی کنڈکٹر سیکٹر کے پختہ ہونے پر چپ بنانے والوں کے ساتھ مشغول ہونے کی کوشش کرتی ہے۔کمپنی فی الحال تین شعبوں میں پھیلے ہوئے ہندوستانی کاروبار سے سالانہ ٹرن اوور میں تقریباً 15 بلین ین (تقریباً 927 کروڑ روپے) پیدا کرتی ہے: توانائی اور ماحولیات؛ جیو اور صحت کی دیکھ بھال؛ اور مواد اور سیمی کنڈکٹرز۔کمپنی، جو کہ سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ میں استعمال ہونے والے ماس فلو کنٹرولرز کے لیے عالمی مارکیٹ کا تقریباً 60٪ کنٹرول کرتی ہے، بھارت میں ٹاٹا اور فوکس کو نجیسے کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کمپنی کیا ایگزیکٹو ڈائریکٹر" ڈین ہوریبا نے کہا ہم ماحولیاتی نظام کے پختہ ہونے کے ساتھ پروڈکٹس کو متعارف کرانے کے لیے تیار ہیں۔ہمارا کاروبار بڑھے گا کیونکہ ملک میں مزید فیبس کی بنیاد قائم ہوگی۔ایک ایم ایف سی ایک انتہائی درست، کمپیوٹرائزڈ ٹونٹی کے طور پر کام کرتا ہے جو چپ بنانے والے چیمبر میں داخل کی جانے والی کیمیائی گیسوں کی صحیح مقدار کو کنٹرول کرتا ہے، جس میں ان کی زیادہ تر ایپلی کیشنز کے لیے اینچنگ اور ڈپازیشن اکاؤنٹنگ ہوتی ہے۔ہوریبا بھی اپنے سیمی کنڈکٹر پلے کو اپنے قائم کردہ ایم ایف سی کاروبار سے آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے، کمپنی سیمی کنڈکٹر مارکیٹ کے لیے معائنہ مصنوعات کا ایک پورٹ فولیو تیار کر رہی ہے۔راجیو گوتم، سینئر کارپوریٹ آفیسر، نے بتایا کہ معائنہ گروپ کے لیے نسبتاً ایک نیا کاروبار کا موقع ہے، جو پہلے سے ہی دیگر مخصوص پروسیس کنٹرول آلات جیسے واپورائزرز اور پریشر سینسر فراہم کرتا ہے۔ہوریبا نے اس سال کے شروع میں پرسٹائن ڈیپ ٹیک حاصل کیا، ایک کاروبار جس پر مصنوعات کی ترقی اور انجینئر ڈ ڈائمنڈ کی ترقی کے ارد گرد جدید آر اینڈ ڈی پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔جبکہ ٹیکنالوجی آر اینڈ ڈی کے مرحلے پر ہے، ہوریبا نے کہا کہ یہ حصول لیب سے تیار کردہ ہیرے اور سیمی کنڈکٹر دونوں بازاروں میں اس کے عزائم کی حمایت کرسکتا ہے۔ایگزیکٹوز نے کہا کہ گھریلو طلب بڑھنے کے ساتھ ہی ہندوستان میں سپلائی چین کی تعمیر ایک اہم بات بن جائے گی۔کمپنی نے اب تک ملک میں تقریباً 10 بلین ین (تقریباً 618 کروڑ روپے) کی سرمایہ کاری کی ہے۔گوتم نے کہا کہ مستقبل میں توسیع کے ممکنہ شعبوں میں سیمی کنڈکٹرز اور صحت کی دیکھ بھال کے ساتھ مارکیٹ کی ضروریات کی بنیاد پر مزید سرمایہ کاری کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ہوریبا ہندوستان میں فروخت ہونے والی تقریباً 40 فیصد مصنوعات مقامی طور پر تیار کی جاتی ہیں۔

بھارت کے لیے سرکلر اکانومی کوئی نئی منزل نہیں ہے

بلکہ یہ قدیم دانش کو نئے نقطہ نظر سے دیکھنے کا ایک طریقہ ہے: بھوپندر یادو

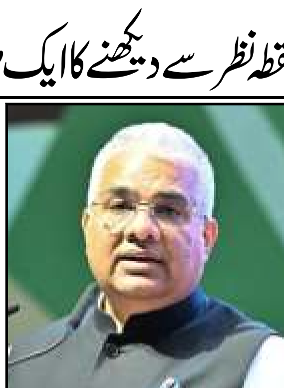

گاندھی نگر۔15 ستمبر۔ایم این این۔مرکزی وزیر برائے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی شری بھوپندر یادو نے گجرات کے وزیر اعلیٰ شری بھوپندر بھائی پٹیل کے ہمراہ آج گاندھی نگر میں 'ورلڈ سرکلر اکانومی فورم 2026' کا افتتاح کیا۔یہ فورم 15 سے 18 ستمبر تک 'سرکلر اکانومی: عوام اور خوشحالی کی جانب منتقلی' کے موضوع کے تحت منعقد کیا جارہا ہے۔افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی دیگر اہم شخصیات میں گجرات کے وزیر برائے جنگلات، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی شری ارجن بھائی موڈواڈیا؛ گجرات کے وزیرِ مملکت برائے جنگلات، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی شری پروین بھائی مالی؛ بھارت میں فن لینڈ کے سفیر جناب میکو کیویکوسکی، نیدرلینڈز کی وزارت برائے اقتصادی امور و موسمیات میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (سرکلر اکانومی) محترمہ مارکیے اسپائکربور اور سٹرا کے صدر جناب اٹی جیسکا لینین کے ساتھ ساتھ حکومتِ ہند اور حکومتِ گجرات کے اعلیٰ عہدیداران شامل تھے۔اس موقع پر اپنے کلیدی خطاب میں شری بھوپندر یادو نے کہا کہ بھارت کے لیے سرکلر اکانومی کوئی نئی منزل نہیں ہے؛ بلکہ یہ قدیم دانش کو نئے نقطہ نظر سے دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔انہوں نے کہا کہ دوبارہ استعمال، مرمت اور وسائل کا احترام کرنے کے اصول بھارت کے سماجی اور ثقافتی تانے بانے میں گہرائی سے پیوست ہیں۔انہوں نے کہا، جسے ہم آج پالیسی کی زبان میں سرکلرٹی کہتے ہیں، وہ کبھی بھارتیوں کی روزمرہ زندگی میں محض ایک عام فہم بات تھی یعنی کسی چیز کو تبدیل کرنے سے پہلے اس کی مرمت کرنا، اسے ضائع کرنے سے پہلے دوبارہ استعمال میں لانا، اور اسے کوڑا بننے سے پہلے اس کی افادیت کو بحال کرنا" وزیر موصوف نے کہا کہ انتخاب ترقی اور ماحولیات کے درمیان نہیں ہے، بلکہ یہ ترقی کو خود وسائل کے اعتبار سے زیادہ موثر، لچکدار اور پائیدار بنانے کا ایک موقع ہے۔انہوں نے کہا" سرکلر اکانومی کا حقیقی معیار یہ نہیں ہوگا کہ ہم کتنا فضلہ ری سائیکل کرتے ہیں، بلکہ یہ ہوگا کہ ہم کتنی کم قدر کو ضائع ہونے دیتے ہیں۔" انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ سرکولر اکانومی کانفرنس 2026 ایک ایسے مستقبل کے لیے شراکت داریاں اور حل تلاش کرے گا جو سرکلر اصولوں پر مبنی ہو۔شری یادو نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ وزیرِ اعظم شری نریندر مودی کی قیادت میں، بھارت نے ریگولیٹری اصلاحات اور ڈیجیٹل شعمیلی نظاموں کے ذریعے سرکلر اکانومی کی جانب پیش قدمی کی ہے۔ان اقدامات میں شعبہ جاتی فضلہ کے انتظام کے قوانین کو مضبوط بنانا اور ایکسٹینڈڈ پروڈیوسر ریسپانسبلٹی یعنی 'پروڈیوسر کی توسیعی ذمہ داری کا نظام متعارف کرانا شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ" فضلے کو کسی مصنوعات کے سفر کا اختتام نہیں، بلکہ وسائل کے ایک اور چکر (ریسورس سائیکل (کے آغاز کے طور پر دیکھا جائے۔

برکس پلس ڈائیلاگ 2026 میں عالمی جنوب کے لیے جامع ترقی پر زور

نئی دہلی۔15 ستمبر۔ایم این این۔برکس چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (برکس سی سی آئی) نے پردھان منتری سنگرہالیہ میں برکس پلس ڈائیلاگ 2026 کا انعقاد کیا، جس میں برکس پلس نظام سے وابستہ مختلف ممالک کے کاروباری رہنماؤں، پالیسی سازوں، سفارت کاروں، صنعت کاروں، سرمایہ کاروں، ماہرین تعلیم اور شعبہ جاتی ماہرین نے شرکت کی۔عالمی جنوب کے لیے جامع، اختراعی اور مضبوط راستے بنانا کے موضوع پر منعقدہ یہ پروگرام ایسے وقت میں ہوا جب ہندوستان برکس کی صدارت کر رہا ہے۔اس کا انعقاد برکس سی سی آئی نے کیا جبکہ گرو کیوآر اس کا معاون ادارہ تھا۔پروگرام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ برکس پلس اب محض عالمی اقتصادی حالات کا ردعمل دینے والے گروپ سے آگے بڑھ کر انہیں تشکیل دینے کی صلاحیت رکھنے والا پلیٹ فارم بن رہا ہے۔برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک دنیا کی تقریباً 45 فیصد آبادی اور تقریباً 40 فیصد عالمی جی ڈی پی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ان ممالک میں دنیا کی سب سے بڑی نوجوان اور کام کرنے کی عمر والی آبادی بھی موجود ہے۔مقررین نے مختلف اجلاسوں میں اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ اس بڑے انسانی اور اقتصادی وسائل کو ٹیکنالوجی، بازار، سرمایہ اور نئے مواقع تک رسائی بڑھانے کے لیے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔برکس سی سی آئی کے چیئرمین اور برکس سی سی آئی ینگ لیڈرز کے صدر سمیپ شاستری نے کہا کہ محض بات چیت سے آگے بڑھ کر عملی نتائج حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ان کے مطابق، "برکس پلس کو ڈائیلاگ سے ڈیلیوری کی طرف بڑھنا ہوگا اور عالمی جنوب میں حقیقی شراکت داری، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی روابط اور مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔" برکس سی سی آئی کی وائس چیئرپرسن شبانہ نسیم نے کہا کہ ٹیکنالوجی، تعلیم اور خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو ایک ساتھ آگے بڑھانا ہوگا تاکہ برکس پلس ممالک میں حقیقی معنوں میں جامع اور مستقبل کے لیے تیار معیشتیں قائم کی جاسکیں۔

مرہٹواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر ناندیڑ شہر میں امتناعی احکامات

۱۵ارستمبر شام ۶ر بجے سے ۱۷ارستمبر نصف شب تک احتجاجی پروگراموں پر پابندی

ناندیڑ:۱۵ارستمبر (نمائندہ): مرہٹواڑہ مکتی سنگرام دن کی 78ویں سالگرہ کے موقع پر 17 ستمبر کو ناندیڑ شہر میں مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا گیا ہے۔اس پس منظر میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا2023 کی دفعہ 163 کے تحت ناندیڑ شہر کے مختلف علاقوں میں امتناعی احکامات نافذ کیے گئے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے 14 ستمبر 2026 کو یہ حکم جاری کیا ہے۔حکم کے مطابق 15 ستمبر 2026 کو شام 6 بجے سے 17 ستمبر 2026 کی نصف شب 12 بجے تک بھوک ہڑتال، خودسوزی، دھرنا، مارچ، ریلی، ستیہ گرہ اور دیگر احتجاجی پروگراموں کے انعقاد پر پابندی عائد کی گئی ہے۔یہ امتناعی حکم ضلع کلکٹر دفتر کے احاطے، میونسپل کارپوریشن دفتر، ضلع پریشد دفتر، تحصیل دفتر ناندیڑ، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مجسمہ سے چھترپتی شیواجی مہاراج مجسمہ اور مہاتما گاندھی مجسمہ کے علاقے، پولیس سپرنٹنڈنٹ دفتر، سرکاری آیورویدک کالج و اسپتال، سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال، وزیرآباد علاقے اور ماتا گجری جی وساوا ادیان کے علاقے سمیت متعلقہ مقامات پر نافذ رہے گا۔اس کے علاوہ شیواجی نگر علاقہ، آئی ٹی آئی چوک سے انا بھاؤ ساٹھے چوک، کسوم سبھا گرہ سے ریلوے اسٹیشن کی جانب جانے والی سڑک، 26 نمبر روڈ اور سرکاری آرام گاہ سے ایس ٹی اوور برج کی جانب جانے والی سڑک کے علاقوں میں بھی یہ حکم نافذ رہے گا۔مرہٹواڑہ مکتی سنگرام دن کے پیش نظر مختلف مطالبات کو لے کر پورے ناندیڑ ضلع سے بھوک ہڑتال کرنے والے افراد، خودسوزی کی کوشش کرنے والے افراد اور دیگر مظاہرین کے شہر میں آنے کا امکان ہے۔اس کے پیش نظر عوامی امن و امان اور قانون و انتظام کی صورتحال برقرار رکھنے کے لیے یہ امتناعی احکامات جاری کیے گئے ہیں۔انتظامیہ نے متعلقہ افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ امتناعی احکامات کی پابندی کریں اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔

ریل مسافروں کی حفاظت مزید مضبوط، آر پی ایف ناندیڑ ڈویژن کی مختلف کارروائیاں

مسافر کا چوری شدہ موبائل فون اور سونے کا منگل سوتر برآمد، لاپتہ چار بچوں کو محفوظ تحویل میں لیا گیا، ٹرالی بیگ بھی مسافر کو واپس

ناندیڑ :۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) اور دیگر ریلوے ملازمین کے تعاون سے مسافروں کی حفاظت کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مختلف کارروائیاں کی گئی ہیں۔ 'آپریشن یاتری سکیورٹی'، 'آپریشن امانت'، 'آپریشن ننھے فرشتے' اور 'آپریشن تحفظ' کے تحت کی گئی ان کارروائیوں میں چوری کے واقعات کا پردہ فاش کرنے، مسافروں کی گمشدہ اشیاء واپس دلانے، بچوں کے تحفظ اور ریلوے میں پتھراؤ جیسے واقعات کے خلاف کارروائی کی گئی۔آپریشن یاتری سکیورٹی کے تحت 13 ستمبر 2026 کو چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے اسٹیشن پر RPF،CIB اور GRP کرائم برانچ کی مشترکہ ٹیم نے مشتبہ افراد پر نظر رکھی۔ٹرین نمبر 17618 ایکسپریس کی آمد کے وقت ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا گیا۔پوچھ گچھ میں اس نے عام ڈبے میں سفر کرنے والے ایک مسافر کا موبائل فون چوری کرنے کا اعتراف کیا۔اس کے قبضے سے 999,26 روپے مالیت کا موبائل فون برآمد کرلیا گیا اور اسے مزید قانونی کارروائی کے لیے GRP کے حوالے کردیا گیا۔یہ معاملہ لوہمرگ پولیس کے جرم نمبر 434/2026 اور بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 305(C) سے منسلک ہے۔اسی روز دوسری کارروائی میں مشترکہ ٹیم نے چوری کے شبہ میں ایک خاتون کو بھی حراست میں لیا اور مزید کارروائی کے لیے اسے ریلوے پولیس کے حوالے کیا گیا۔اس معاملے میں مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت NCR درج کیا گیا ہے۔آپریشن ننھے فرشتے کے تحت جالنا میں چار گھر سے نکل آنے والے بچوں کو محفوظ کیا گیا۔ 13 ستمبر کو RPF پوسٹ جالنا کو دو لڑکیوں اور دو لڑکوں کے گھر سے چلے آنے کی اطلاع ملی۔تمام بچوں کو محفوظ طریقے سے RPF پوسٹ لایا گیا۔پوچھ گچھ کے دوران بچوں نے بتایا کہ وہ والدین کو بتائے بغیر گھر سے نکلے تھے اور تقریباً ایک ہفتے تک حیدرآباد میں رہے تھے۔ دو نابالغ لڑکیوں اور ایک نابالغ لڑکے کو ضروری کارروائی کے بعد چائلڈ ہیلپ لائن، جالنا کے حوالے کردیا گیا، جبکہ چوتھے لڑکے کی عمر 18 سال مکمل ہو چکی تھی، اس لیے اسے RPF پوسٹ جالنا میں مناسب نگرانی میں رکھا گیا اور اس کے والدین کو اطلاع دی گئی۔ GRP جالنا کے ساتھ بھی ضروری تال میل کیا گیا۔آپریشن امانت کے تحت 13 ستمبر کو پربھنی ریلوے اسٹیشن پر ایک خاتون مسافر کا تقریباً 3 گرام وزنی اور 45 ہزار روپے مالیت کا سونے کا منگل سوتر تلاش کرکے اسے واپس کردیا گیا۔ خاتون نے ٹرین میں سوار ہوتے وقت منگل سوتر گم ہونے کی اطلاع دی تھی۔ RPF اہلکاروں نے GRP اور دیگر ریلوے ملازمین کی مدد سے اسٹیشن کے اطراف تلاش کی اور منگل سوتر برآمد کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ضروری تصدیق کے بعد اسے متعلقہ مسافر کے حوالے کردیا گیا۔ 14 ستمبر کو آپریشن امانت کے تحت RPF ناندیڑ کو ریل مدد کے ذریعے اطلاع ملی کہ ٹرین نمبر 20706 وندے بھارت ایکسپریس میں ایک مسافر کا ٹرالی بیگ رہ گیا ہے۔ٹرین اسکواڈ کے اہلکاروں نے فوری طور پر متعلقہ ڈبے میں پہنچ کر بیگ تلاش کرلیا۔بیگ میں کپڑے تھے اور اس کی اندازاً قیمت 10 ہزار روپے تھی۔ بیگ کو RPF پوسٹ ناندیڑ لایا گیا اور ضروری تصدیق کے بعد مسافر کے نمائندے کے حوالے کردیا گیا۔آپریشن یاتری سکیورٹی کے تحت 14 ستمبر کو پربھنی ریلوے اسٹیشن پر RPF پوسٹ پربھنی، کرائم پریوینشن اینڈ ڈیٹیکشن اسکواڈ (CPDS) اور ریلوے پولیس کی مشترکہ ٹیم نے نگرانی کی۔اس دوران مسافروں کا سامان چوری کرنے کی مبینہ کوشش کرنے والے ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا گیا۔اسے مزید قانونی کارروائی کے لیے ریلوے پولیس پربھنی کے حوالے کردیا گیا، جہاں متعلقہ دفعات کے تحت معاملہ درج کرکے تفتیش شروع کردی گئی ہے۔آپریشن تحفظ کے تحت چلتی ٹرین پر پتھراؤ کے معاملے میں بھی کارروائی کی گئی۔ 14 ستمبر کو RPF ناندیڑ نے ریلوے ایکٹ 1989 کی دفعات 147 اور 153 کے تحت درج معاملے میں کارروائی آگے بڑھائی۔اس معاملے میں سمن جاری کیے گئے شخص نے RPF پوسٹ ناندیڑ میں خود حاضر ہوکر اپنا بیان دیا۔پوچھ گچھ میں اس نے بتایا کہ وہ آوارہ کتوں پر پتھر پھینک رہا تھا اور وہ پتھر غلطی سے چلتی ٹرین کو لگ گیا۔متعلقہ شخص کو موقع واردات پر لے جاکر جائے وقوعہ کی شناخت کرائی گئی۔اس کا بیان اور پنچنامہ درج کیا گیا، جبکہ ضروری ویڈیوگرافی اور ضابطے کے مطابق تصدیقی کارروائی بھی مکمل کی گئی۔متعلقہ شخص کو BNSS-2023 کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس جاری کرکے ضرورت پڑنے پر عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت دی گئی۔انٹیلی جنس بیورو کے افسران کے ساتھ مشترکہ پوچھ گچھ بھی کی گئی، جس میں کسی بھی ملک مخالف تعلق کا انکشاف نہیں ہوا۔معاملے میں مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ریلوے انتظامیہ نے ان تمام کارروائیوں میں شامل RPF، GRP، CIB، CPDS اور دیگر ریلوے ملازمین کی چوکسی، فوری کارروائی اور باہمی تال میل کو سراہا ہے۔ ناندیڑ ڈویژن کے جنوبی وسطی ریلوے انتظامیہ نے مسافروں کی حفاظت، ان کے قیمتی سامان کے تحفظ، غیرمحفوظ بچوں کی حفاظت اور ریلوے احاطے میں سلامتی برقرار رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر کے دوران چوکس رہیں، اپنے سامان کی مناسب دیکھ بھال کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی یا حفاظتی مسئلے کی صورت میں فوری طور پر RPF،GRP یا ریل مدد کے ہیلپ لائن نمبر 139 پر اطلاع دیں۔

قدیم مونڈھا تا وزیرآباد چوک سڑک پھر سے یک طرفہ ٹریفک قرار

ناندیڑ :۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں اولڈ مونڈھا، دینا بینک، مہاویر چوک سے وزیرآباد چوک تک جانے والی اہم سڑک کو ایک بار پھر پہلے کی طرح یک طرفہ ٹریفک کے لیے مقرر کردیا گیا ہے۔یہ نیا ٹریفک نظام 16 ستمبر 2026 سے نافذ ہوگا۔شہر میں بڑھتی ٹریفک بھیڑ اور جام کے مسائل پر قابو پانے کے ساتھ ہی شہریوں کے سفر کو محفوظ اور آسان بنانے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ٹریفک محکمہ کی جانب سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔اولڈ مونڈھا سے وزیرآباد چوک تک سڑک پر تعمیراتی کام جاری ہونے کے باعث گزشتہ چند دنوں سے اس راستے کو دونوں سمتوں میں آمدورفت کے لیے کھولا گیا تھا۔ اب تعمیراتی کام مکمل ہونے کے بعد مذکورہ پوری سڑک کو دوبارہ یک طرفہ ٹریفک کے لیے مختص کردیا گیا ہے۔ٹریفک محکمہ نے اس راستے سے گزرنے والے تمام گاڑی مالکان اور ڈرائیوروں سے نئے ٹریفک نظام کا خاص خیال رکھنے اور ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ یک طرفہ ٹریفک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مخالف سمت سے گاڑی چلانے والوں کے خلاف چالان کے ساتھ قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ٹریفک شاخ نے ناندیڑ شہر کے شہریوں، تاجروں اور گاڑی ڈرائیوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ نئے ٹریفک نظام میں پولیس انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں اور شہر میں ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

معائنے کے دوران شدید حالت میں موجود شخص کو فوری طبی علاج فراہم
اسپتال انتظامیہ کی بروقت کارروائی سے وقت پر طبی امداد دستیاب ہوئی

ناندیڑ:۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج واسپتال، ناندیڑ میں ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ نے 11 ستمبر کو اسپتال کے احاطے کا معمول کے مطابق معائنہ کیا۔اس دوران اسپتال کے احاطے میں ایک شخص کو شدید حالت میں پایا گیا۔ڈین ڈاکٹر دیشمکھ نے فوری طور پر صورتحال کا نوٹس لیتے ہوئے اسپتال کے عملے کی مدد سے مذکورہ شخص کو حادثاتی شعبے میں داخل کرایا۔وہاں ضروری ابتدائی طبی معائنہ کرنے کے بعد فوری طور پر علاج شروع کیا گیا۔بعد ازاں مزید علاج اور طبی نگرانی کے لیے مذکورہ شخص کو شعبہ طب کے وارڈ نمبر 33 میں داخل کیا گیا، جہاں ان کا ضروری علاج اور نگرانی جاری ہے۔اس کے علاوہ مریض کے رشتہ داروں سے رابطہ کرکے انہیں ضروری معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔اسپتال انتظامیہ کی بروقت کارروائی کے باعث مذکورہ شخص کو وقت پر طبی امداد مل سکی۔اسپتال کے احاطے میں موجود شہریوں کی صحت اور سلامتی کے پیش نظر ڈین اور اسپتال انتظامیہ کی جانب سے باقاعدگی سے معائنہ کیا جارہا ہے اور صورتحال کے مطابق فوری طور پر ضروری اقدامات کیے جارہے ہیں۔

قومی شاہراہ نمبر 361 پر ٹرک کی ٹکر، خیرگاؤں کا 19 سالہ نوجوان شدید زخمی

اردھاپور :۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): قومی شاہراہ نمبر 361 (NH-361) پر سمراٹ چوک، اردھاپور میں منگل 15 ستمبر 2026 کو صبح تقریباً 11:55 بجے ایک سڑک حادثہ پیش آیا۔حادثے میں موٹر سائیکل سوار نوجوان ٹرک کی زد میں آکر شدید زخمی ہوگیا۔موصولہ اطلاع کے مطابق موٹر سائیکل نمبر MH 26 BG 0871 کا سوار اومکار پرلہاد ساکھرے (عمر 19 سال، ساکن خیرگاؤں، تعلقہ اردھاپور) سڑک عبور کررہا تھا، اسی دوران ٹرک نمبر GJ 05 BZ 3374 نے اسے ٹکر ماردی۔ حادثے میں اومکار ساکھرے کو شدید چوٹیں آئیں۔حادثے کی اطلاع ملتے ہی دوپہر 12 بجے ناندیڑ ہائی وے پولیس مرکز اور اردھاپور پولیس اسٹیشن کی ٹیم 12:05 بجے جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔ پولیس سب انسپکٹر سنبھاجی گٹے، پولیس اہلکاروں اور سیوک وسنت شنگارے نے موقع پر پہنچ کر فوری امدادی کارروائیاں انجام دیں۔زخمی اومکار ساکھرے کو کے ٹی ایل ٹول ناکہ کی ایمبولینس کے ذریعے ابتدائی علاج کے لیے سرکاری اسپتال اردھاپور منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں مزید علاج کے لیے اسے یشوسائی اسپتال، ناندیڑ میں داخل کرایا گیا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔

ضلع کی گرام پنچایتوں میں سرپنچ عہدوں کا ریزرویشن 22 ستمبر کو طے ہوگا 14 تعلقوں کے تحصیل دفاتر میں زمرہ وار قرعہ اندازی

ناندیڑ:۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): گرام وکاس محکمہ کی 12 اگست 2026 کی اطلاع کے مطابق ناندیڑ ضلع کے غیر شیڈولڈ علاقوں میں واقع گرام پنچایتوں کے سرپنچ عہدوں کے لیے زمرہ وار ریزرویشن خواتین سمیت طے کرنے کے مقصد سے 22 ستمبر 2026 کو تعلقہ وار قرعہ اندازی کی جائے گی۔یہ عمل متعلقہ تحصیل دفتر کے صدر مقام پر تحصیلدار اور مجاز افسر کی نگرانی میں انجام دیا جائے گا، جبکہ متعلقہ سب ڈویژنل افسر کنٹرولنگ افسر کی حیثیت سے ذمہ داری نبھائیں گے۔تعلقہ وار پروگرام کے مطابق ناندیڑ، بھوکر، حدگاؤں، کنوٹ، دھرم آباد، بلولی، دیگلور اور قندھار میں صبح 10 بجے، جبکہ حمایت نگر، ماہور، عمری، نائگاؤں (کھ)، مکھیڑ اور لوہا میں دوپہر 3 بجے سرپنچ عہدوں کا زمرہ وار ریزرویشن خواتین سمیت طے کرنے کے لیے قرعہ اندازی کی جائے گی۔ضلع کلکٹر راہل کارڈیلے نے بتایا کہ گرام پنچایت وار سرپنچ عہدوں کے ریزرویشن کا عمل شفاف اور مقررہ قوانین کے مطابق انجام دیا جائے گا۔

عوامی اعلان

(کپاس تحقیقی مرکز کے عقب میں گلزار باغ، سروے نمبر 128/2 میں واقع پلاٹ نمبر 190 پر تعمیر شدہ عمارت کے سلسلے میں)

میرے موکل ہاشمی دبیر احمد ولد منظور احمد ہاشمی، ساکن ناندیڑ، موبائل نمبر 9579538758 کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور اختیار کے مطابق تمام عوام اور متعلقہ افراد کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فروخت نامہ دستاویز نمبر 2648/2018، مورخہ 2018.05.03 میں مذکور عارف پٹیل ولد اینو صاحب پٹیل، ساکن گلزار باغ، ناندیڑ کی ملکیت اور قبضے میں موجود ٹیپو سلطان روڈ گلزار باغ، سروے نمبر 118/2 میں واقع پلاٹ نمبر 190، جس کی لمبائی جنوب تا شمال 40 فٹ (19.12 میٹر) اور چوڑائی مشرق تا مغرب 30 فٹ (14.9 میٹر) ہے، اس طرح کل رقبہ 1200 مربع فٹ (52.111 مربع میٹر) ہے۔مذکورہ پلاٹ پر زیریں منزل کے علاوہ ایک منزل پر مشتمل دومنزلہ آر۔سی۔ تعمیر شدہ عمارت موجود ہے۔مذکورہ جائیداد کی حدود مشرق میں پلاٹ نمبر 198، مغرب میں پلاٹ نمبر 192، جنوب میں 20 فٹ چوڑی سڑک اور شمال میں سروے نمبر 118 کا حصہ ہے۔مذکورہ جائیداد کا ناندیڑ میونسپل کارپوریشن پراپرٹی نمبر 9-7-218/5 ہے۔

مذکورہ جائیداد پر ریپکو ہوم فنانس کا قرض تھا، جواب ادا ہو چکا ہے۔مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں اصل مالکان کی جانب سے محمد حارث الدین ولد محمد عظیم الدین، ساکن بودھن کو دیے گئے اختیار کے مطابق انہوں نے مذکورہ جائیداد فروخت کرنے کا معاہدہ میرے موکل کے ساتھ کیا ہے اور وہ مذکورہ معاہدہ جلد ہی مکمل کروائیں گے، یعنی اصل مالک کی جانب سے میرے موکل کے حق میں مذکورہ جائیداد کا فروخت نامہ رجسٹر کروایا جائے گا۔

لہٰذا تمام عوام اور متعلقہ افراد کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ لین دین کے سلسلے میں اگر کسی شخص کو کسی بھی قسم کا اعتراض ہو، یا مذکورہ جائیداد پر کسی کا کسی بھی قسم کا ملکیتی حق، وراثتی حق یا دیگر قانونی حق ہو، یا قبضے، تجاوز یا کسی قسم کا تنازع ہو، یا مذکورہ جائیداد پر سرکاری یا نجی بینک، سوسائٹی، ٹیکس، قرض، بوجھ یا بقایاجات ہوں، یا مذکورہ جائیداد کسی بھی معاہدے کے تحت، مثلاً فروخت، رہن، منتقلی، تبادلہ، ہبہ یا تحفہ وغیرہ کے ذریعے کسی بوجھ یا حق کے تحت ہو، تو ایسے تمام دعوے یا اعتراضات رکھنے والے افراد اس عوامی اعلان کی اشاعت کے 07 دن کے اندر اپنے اعتراضات، دعوے یا حقوق سے متعلق دستاویزی ثبوت کے ساتھ میرے دفتر میں تحریری طور پر درج کرائیں۔

مقررہ مدت کے اندر کسی قسم کا اعتراض یا دعویٰ موصول نہ ہونے کی صورت میں میرے موکل مذکورہ لین دین کو مکمل کریں گے، یعنی اپنے حق میں فروخت نامہ رجسٹر کروائیں گے۔مقررہ مدت گزرنے کے بعد موصول ہونے والے کسی بھی اعتراض یا دعوے کو قابل غور نہیں سمجھا جائے گا اور وہ میرے موکل پر لازم و پابند نہیں ہوگا۔

لہٰذا یہ عوامی اعلان جاری کیا جاتا ہے۔

مورخہ: 2026.09.15

اعلان کنندہ
محمد سلیم ایس۔گگانی
ایڈووکیٹ ونوٹری

دفتر: دکان نمبر 24، قدیم چنگی ناکہ، ایم۔این۔پی۔کمپلیکس، ریلوے اسٹیشن روڈ، ناندیڑ
پتہ: سائی نگر، ناندیڑ، موبائل نمبر: 9028999413، 9422173373

ناندیڑ ضلع میں قتل کی کوشش، ڈکیتی، خودکشی پر اکسانے اور دھوکہ دہی سمیت 7 مقدمات درج

ناندیڑ :۱۵ارستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں قتل کی کوشش، خودکشی پر اکسانے، ڈکیتی، شدید زخمی کرنے، چوری، غیر قانونی اسلحہ رکھنے اور دھوکہ دہی کے الگ الگ واقعات میں پولیس نے 7 مقدمات درج کیے ہیں۔بعض معاملات میں ملزمان کو حراست میں لے کر مزید تفتیش جاری ہے۔

قتل کی کوشش، سات افراد کے خلاف مقدمہ: مالاکولی پولیس کے مطابق 8 ستمبر کی رات تقریباً 15.10 بجے لوہا تعلقہ کے رن گاؤں تا آشتور روڈ پر ستیش مادھوراؤ بابڑ، ساکن آشتور، اپنی بُلٹ موٹر سائیکل پر جارہے تھے۔ اس دوران نارائن صاحب راؤ بابڑ، وشنو عرف منوج صاحب راؤ بابڑ، دیپک پرسرام بابڑ، پرمیشور شیشیراؤ بابڑ، پانڈورنگ بالاصاحب بابڑ، وشنو ماروتی گورے اور نورتی بھاؤ صاحب بابڑ، تمام ساکنان آشتور، نے مبینہ طور پر غیر قانونی اجتماع کرتے ہوئے انہیں روک لیا۔ملزمان نے چاقو اور لوہے کی راڈ سے حملہ کرکے جان سے مارنے کی کوشش کی، موٹر سائیکل کو تقریباً 50 ہزار روپے کا نقصان پہنچایا اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔اس معاملے میں مالاکولی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پولیس سب انسپکٹر ہاکے تفتیش کررہے ہیں۔

ذہنی اذیت سے تنگ آکر 65 سالہ شخص کی خودکشی، دو افراد پر مقدمہ: قندھار تعلقہ کے مانسپوری میں 13 ستمبر کی شام دادراؤ پنڈلک گورے، عمر 65 سال، نے مبینہ طور پر پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔شکایت کے مطابق بالا پرساد ڈلبا مانسپورے اور گنیش شیواجی گورے، دونوں ساکنان گانراپوری، نے مبینہ طور پر متوفی کو بار بار طعنے دے کر ذہنی اذیت پہنچائی، جس سے تنگ آکر انہوں نے یہ انتہائی قدم اٹھایا۔متوفی کے بیٹے پرکاش دادراؤ گورے کی شکایت پر قندھار پولیس نے دونوں ملزمان کے خلاف خودکشی پر اکسانے کا مقدمہ درج کیا ہے۔معاملے کی تفتیش اسٹنٹ پولیس انسپکٹر مگر کررہے ہیں۔

کار میں بیٹھے افراد کو خنجر دکھا کر ڈکیتی، 27700 روپے کا مال لوٹا: ناندیڑ دیہی پولیس کے مطابق 13 ستمبر کی رات تقریباً 30.7 بجے سریکرشن نگر، سیڈکو ناندیڑ میں یش راجو تارو اپنی گاڑی میں گواہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اسی دوران ہرکلسنگ ٹاک، پریم سنگھ ٹاک، بچوسنگ باوری، سمیت سروڈے، پریم سروڈے، شونک شدے، بھیا چگلے، سائی اور ایک دیگر شخص مبینہ طور پر موٹر سائیکلوں پر وہاں پہنچے۔ملزمان نے خنجر کا خوف دکھا کر مارپیٹ کی اور نقد رقم و چاندی کا بریسلٹ سمیت تقریباً 27700 روپے کا سامان زبردستی چھین لیا۔ ملزمان نے کار کے شیشے بھی توڑ کر نقصان پہنچایا۔پولیس نے مقدمہ درج کرکے ملزمان کو حراست میں لیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

پرانے تنازع پر پتھر سے حملہ، شخص شدید زخمی: سونکھیڑ پولیس کے مطابق 14 ستمبر کی شام لوہا تعلقہ کے جواڑلہ دیشمکھ میں ایک پرانے جھگڑے کے معاملے پر ایکناتھ موتی رام پاوڑے اور چاندو موتی رام پاوڑے، دونوں ساکنان جواڑلہ دیشمکھ، نے مبینہ طور پر چاندو مہادو پاوڑے، عمر 62 سال، پر پتھر سے سر اور ہاتھ پر حملہ کیا، جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے۔ملزمان نے شکایت کنندہ کی اہلیہ کے ساتھ بھی دھکامکی کی اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔سونکھیڑ پولیس نے مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔

بس میں سفر کے دوران 80 ہزار روپے کا سونے کا ہار چوری: لوہا پولیس کے مطابق 8 ستمبر کو ناندیڑ سے شیواجی چوک لوہا کے درمیان بس میں سفر کے دوران ایک خاتون کے پرس سے تقریباً 80 ہزار روپے مالیت کا سونے کا ہار نامعلوم چور نے چوری کرلیا۔اس سلسلے میں واشم ضلع کے آڈ گاؤں کے رہائشی چندرکانت کیشوراؤ ہجارے کی شکایت پر لوہا پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس اس معاملے کی تفتیش کررہی ہے۔

ناندیڑ میں غیر قانونی تلوار رکھنے والا نوجوان گرفتار: ایئرپورٹ پولیس کے مطابق 14 ستمبر کی دوپہر آسرا نگر کی نئی مسجد کے قریب ایک نوجوان کو بغیر اجازت غیر قانونی طور پر تلوار رکھنے کے الزام میں پکڑا گیا۔ملزم کی شناخت 23 سالہ سید سہیل سید مرتضیٰ، ساکن آسرا نگر، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے اس کے قبضے سے تقریباً 1500 روپے مالیت کی لوہے کی تلوار برآمد کی۔اس معاملے میں ہندوستانی اسلحہ قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پولیس اہلکار ڈھورے مزید تفتیش کررہے ہیں۔

35 لاکھ روپے کی سیمنٹ خریداری میں مبینہ دھوکہ دہی: ناندیڑ دیہی پولیس کے مطابق کوتھا ناندیڑ میں سڑک کی بہتری کے پروگرام کے تحت سڑک کی تعمیر کے لیے سیمنٹ کی خریداری کا آرڈر دیا گیا تھا۔شکایت کے مطابق منیش ایشورداس اگروال، ساکن یشوبار کالونی، ناندیڑ کو سیمنٹ کی خریداری کے لیے 35 لاکھ روپے ادا کیے گئے، تاہم مبینہ طور پر آرڈر کے مطابق سیمنٹ فراہم نہیں کیا گیا اور رقم بھی واپس نہیں کی گئی۔اس معاملے میں 23 سالہ ایش پریت کور تیجندر سنگھ خالصہ، ساکن ناندیڑ، کی شکایت پر ناندیڑ دیہی پولیس نے منیش اگروال کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس سب انسپکٹر بارولے معاملے کی تفتیش کررہے ہیں۔

سرکاری ملازمین کی معلومات آن لائن درج کرنے کی اپیل

ناندیڑ :15رستمبر (نمائندہ) حکومت کے سرکلر کے مطابق سرکاری ملازمین کا جامع معلوماتی کوش۔2026ء تیار کرنے کا کام ضلع شماریاتی دفتر، ناندیڑ کے ذریعے شروع کردیا گیا ہے۔ضلع کے تمام ریاستی سرکاری دفاتر کے آہرن وتقسیم افسران (DDO) سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے دفتر اور اسٹیبلشمنٹ میں کام کرنے والے ملازمین کی معلومات یکم جولائی 2026ء کو حوالہ جاتی تاریخ قرار دیتے ہوئے آن لائن ایپلی کیشن میں درج کریں۔اس معلوماتی کوش کے لیے مستقل، غیر مستقل، یومیہ اجرت پر کام کرنے والے، جز وقتی، اعزازی اور عارضی بنیادوں پر کام کرنے والے تمام ملازمین کی معلومات درج کرنا ضروری ہے۔ پاس ورڈ ضلعی شماریاتی دفتر سے حاصل کیا جائے۔ گزشتہ سال کے یوزرنیم اور پاس ورڈ برقرار رکھے گئے ہیں۔تمام ریاستی سرکاری محکموں کے آہرن وتقسیم افسران اس بات کا نوٹس لیں کہ آن لائن معلومات درج کرکے ضلع شماریاتی دفتر کا سرٹیفکیٹ-1 منسلک کیے بغیر تنخواہ کے بل کو (خزانہ دفتر) کی جانب سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

ناندیڑ میں زرعی وزیر دتاتریہ بھرنے کا دورہ 18 اور 19 ستمبر کو

ناندیڑ :۱۵ارستمبر (نمائندہ): ریاستی وزیر زراعت دتاتریہ بھرنے 18 اور 19 ستمبر 2026 کو ناندیڑ ضلع کے دورے پر آئیں گے۔ان کے دورہ پروگرام کے مطابق 18 ستمبر کو شام 55.4 بجے وہ پونے ہوائی اڈے سے ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے اور شام 15.6 بجے ناندیڑ ہوائی اڈے پہنچیں گے۔اس کے بعد شام 45.6 بجے ناندیڑ کے سرکاری آرام گاہ میں قیام کریں گے۔ 19 ستمبر کو صبح 30.8 بجے ناندیڑ کے سرکاری آرام گاہ میں وہ عوامی نمائندوں، ضلع کلکٹر اور متعلقہ محکموں کے اعلیٰ افسران کے ساتھ ضلع میں فصلوں کی صورتحال کا جائزہ لیں گے۔صبح 10 بجے ناندیڑ تعلقہ کے دیہی علاقوں میں فصلوں کی صورتحال کا موقع پر جائزہ لیں گے۔اس کے بعد وہ فصلوں کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے ہنگولی ضلع کے وسمت روانہ ہوں گے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی